

# الحلیف المومنین فی الاحادیث الصحیحہ

تألیف الطیف .

المحدث النبیل البجاہ مجلس شیخ الاسلام حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ



تقدیم، تعلیق، تحشیہ

مولانا حبیب الرحمن صاحب قاسمی استاد دارالعلوم دیوبند

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت  
مشرقی بنگالہ دھاکہ  
514122



صغریٰ سے ہے۔ ان من اشراط الساعة ان يقل العلم ويكثر الجهل ويفشو الزنا ويشرب الخمر ويقل الرجال ويكثر النساء حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد (بخاری ص کتاب العلم ص ۱۱۱)

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، حرام کاری عام ہوگی، شراب نوشی بہت ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے، اور عورتوں کی اس حد تک کثرت ہوگی کہ پچاس عورتوں پر صرف فرد واحد نکراں ہوگا۔

ان مذکورہ علامتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے ظہور کے بعد قیامت بالکل قریب آجائے گی۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ قیامت سے پہلے ان کا وجود میں آنا ضروری ہے اس لیے بہت سے واقعات و حوادث کے بارے میں آپ کا ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک یہ واقعات ظہور پذیر نہ ہو جائیں۔ خود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی علامت قیامت میں شمار کی جاتی ہے۔ حالانکہ آپ کی بعثت کو چودہ سو سال ہو چکے ہیں اور خدا جانے ابھی کتنی مدت کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

ان کے علاوہ بعض علامتیں وہ ہیں جنہیں علامت گہری کہا جاتا ہے۔ یہ علامتیں بالعموم قیامت کے قریب تر زمانہ میں پے پے ظاہر ہوں گی اور عادت و معمول کے خلاف ہوں گی۔ ان علامتوں کا ذکر بھی بہت سی حدیثوں میں متفرق طور پر موجود ہے۔ اور حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریؓ کی ایک روایت میں اکٹھی دس علامتوں کا بیان ہے۔ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں:

اطلع النبي صلى الله عليه وسلم علينا ونحن نتذاكر فقال ماتذاكرون ؟ قالوا بذكر الساعة قال انما لن تقوم حتى تروا قبليها عشر آيات فذكر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى ابن مريم وياجوج وماجوج وثلاثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب وأخذ الالك نار تخرج من اليمن تطرد الناس التي محشرهم (مسلم باب الفتن واشراط الساعة ص ۲۹۲ ج ۲)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ سے ہماری طرف نمودار ہوئے اور ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ کس چیز کا تذکرہ کر رہے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا قیامت کا۔ آپ نے فرمایا: قیامت برپا نہیں ہوگی تا وقتیکہ تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ نے ان دسوں کو بیان کیا جو یہ ہیں: (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (۴) پچھم سے سورج کا نکلنا (۵) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے اترنا (۶) یاجوج ماجوج کا نکلنا (۷) زمین میں تین مقامات میں لوگوں کا دھنس جانا۔ ایک مشرق میں دوسرے

# مفاتیح

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَحَاجَاتِ الْمُسْلِمِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

قیامت ایک امر غیبی ہے جس کا حقیقی علم بجز خدا کے عالم الغیب کے کسی کو نہیں ہے قرآن مجید ناطق ہے "إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ" اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ ایک دوسرے موقع پر ارشاد الہی ہے "يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسُهَا. فِيمَ أَمْتٌ مِنْ ذُكُرَاهَا إِلَىٰ رَبِّكَ مُتْتَبِعًا" آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں وہ کب آئے گی۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا کام اس کے علم کا منتہی تو آپ کے رب کے پاس ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ قیامت کے وقوع کا علم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں تھا۔ حدیث جبریل میں ہے۔ فَاخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ مَا أَسْأَلُ عَنْهَا عِلْمُ مَنْ السَّائِلُ (مشکوٰۃ ص ۱۱۱) حضرت جبریل علیہ السلام نے جو تھا سوال کیا اچھا مجھے قیامت کے وقت وقوع کی خبر دیجیے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اسکے بارے میں مسؤل (پوچھا جانے والا) سائل (پوچھنے والے) سے زیادہ نہیں جانتا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے وقت وقوع کے نہ جاننے میں ہم دونوں برابر ہیں۔

ابنہ اس کی کچھ علامتیں ہیں جنہیں بطور پیشین گوئی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ ان میں بعض علامتیں صغریٰ یعنی چھوٹی علامتیں کہلاتی ہیں جو معمول و عادت کے مطابق ظہور پذیر ہوتی رہیں گی۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ مثلاً حدیث جبریل ہی میں پانچویں سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی جن علامتوں کا ذکر کیا ہے وہ علامت صغریٰ ہی کے قبیل سے ہیں۔ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں:

"قَالَ فَاخْبِرْنِي مِنْ أَمَارَاتِهَا" اس کی کچھ علامتیں بتائیے قال ان تلد ألامة ربتها وإن تری الحفاة العراة العالقة رعاء الشام يتطاوون في البسنان " لونڈیاں اپنی مالک کو جھٹے لگیں یعنی لڑکیاں اپنی ماؤں پر حکم چلانے لگیں اور ننگے پیر، ننگے بدن ننگی دست بیریوں کے چرواہوں کو تو دیکھے کہ عالی شان مکانات پر شیخی بگھاڑ رہے ہیں تو سمجھ لو کہ اب قیامت کا زمانہ قریب آگیا ہے۔

اسی طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں جن علامتوں کا ذکر ہے ان کا تعلق بھی علامت



وَأَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَخْرُجُ فَيَسَاحِدُ عَلَى قَتْلِ الدَّجَالِ وَأَنَّهُ يَوْمَ هَذِهِ  
الْأَمَّةِ وَعِيسَى خَلَفَهُ فِي طَوْلٍ مِنْ قَعْتِهِ وَأَمْرًا (تہذیب التہذیب ج ۲۲ فی ضمن ترجمہ محمد بن  
خالد الجندی المؤدب)

”امام مہدی سے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تواتر اور نہایت عام کے درجہ میں پہنچ گئی  
ہیں کہ وہ بیت رسول سے ہوں گے۔ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے۔ اپنے عدل و انصاف  
سے دنیا کو معمر کر دیں گے، اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر قتل و قاتل میں ان کی مساعدت اور نصرت  
کریں گے اور اس امت میں مہدی ہی کی امامت میں عیسیٰ علیہ السلام ایک ممتاز ادا کریں گے وغیرہ طویل  
واقعات ان کے سلسلے میں احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

حافظ ابوری کے اس قول کو حافظ ابن القیم نے المنار المنیف میں اور شیخ محمد بن احمد سفاری نے اپنی مشہور کتاب  
لوائح الاوارار البیہ میں علامہ محمد بن یوسف الکرمی کی کتاب فوائد الفکر کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں امام القسری  
صاحب السجایح لاحکام القرآن نے بھی التذکرہ فی احوال لوئی و امورا لآخرہ میں اسے نقل کیا ہے۔

شیخ محمد البرزنجی المدنی المتوفی ۷۳۱ھ الاشاعرة لاشراط الساعة ص ۱۱۲ پر لکھتے ہیں:

وقد علمت ان احادیث المہدی وخر وحبہ آخر الزمان وانه من عترۃ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمة رضی اللہ عنہا بلغت حد التواتر المعنوی  
فلا محذور لا نکارھا

”محقق طور پر معلوم ہے کہ مہدی سے متعلق احادیث کہ آخری زمانہ میں ان کا ظہور ہوگا اور وہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل اور فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے تواتر معنوی کی حد کو  
پہنچی ہوئی ہیں۔ لہذا ان کے انکار کوئی وجہ اور بنیاد نہیں ہے۔

امام سفاری کا بیان ہے:

قد کثرت الأقوال فی المہدی حتی قبل لامہدی الاعیسیٰ والصواب الذی  
علیہ اهل الحق ان المہدی غیر عیسیٰ وانه یخرج قبل نزول عیسیٰ علیہ  
السلام وقد کثرت بخروجه الروایات حتی بلغت حد التواتر المعنوی  
وشاع ذلك بین علماء السننہ حتی عد من معتقداتهم (لوائح الاوارار البیہ ج ۲۲)

حضرت مہدی کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں حتیٰ کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں  
اور مسیح بات جس پر اہل حق ہیں یہ ہے کہ مہدی کی شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے الگ ہے۔ ان کا  
ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔ ظہور مہدی سے متعلق روایات اتنی زیادہ ہیں کہ تواتر

مغرب میں اور تہذیب عرب میں (۱۰) اور ان سب کے آخر میں آگ میں سبکے گی جو لوگوں کو گھیر کر ان کے محشر میں پہنچا دیں گی۔  
قیامت کی علامت کبریٰ ہی میں سے مہدی آخر الزمان کا ظہور ان کی خلافت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان کی اقتدا  
میں ایک نماز یعنی فجر کا پڑھنا وغیرہ بھی ہے۔ اور بحوالہ حدیث جن دس نشانیوں کا ذکر ہے ان سے پہلے حضرت امام مہدی کا  
ظہور ہوگا۔ چنانچہ امام سفاری لکھتے ہیں:

ای من العلامات العظمیٰ وہی اولیٰها ان یظهر الامام المقتدی الخاتم

للانتمہ..... محمد المہدی (لوائح الاوارار البیہ ج ۲۲)

قیامت کی بڑی یعنی قریب تر اور اولین نشانیوں میں خاتم الامم محمد مہدی کا ظہور ہے۔

بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر قیامت  
کی چھ نشانیاں بتائیں جن میں مہدی الاصف یعنی عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہو جانے کا بھی تذکرہ فرمایا اور  
یہ بھی فرمایا کہ عیسائی بدعبدی کر کے تمہارے مقابلے میں آئیں گے۔ اس وقت ان کے انٹی جھنڈے ہوں گے اور ہر  
جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے یعنی ان کی مجموعی تعداد نو لاکھ ہوگی۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان ہر طرف سے گھر جائیں گے اور ان کی حکومت صرف مدینہ منورہ  
سے خیر تک رہ جائے گی تو مسلمان مایوس ہو کر امام مہدی کی تلاش شروع کر دیں گے۔ وہ اس وقت مدینہ منورہ میں  
ہوں گے اور امامت کے بارگراں سے بچنے کی غرض سے مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے لوگ انہیں پہچان لیں گے اور  
اشارہ کے باوجود ان سے بیعت خلافت کر لیں گے۔ خلافت کی خبر جب مشہور ہوگی تو ملک شام سے ایک لشکر آپ سے مقابلہ  
کے لیے نکلے گا، مگر اپنی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی مقام بیدا میں جو مکہ مدینہ کے درمیان ہے زمین میں دھنسا دیا جائے گا  
اس واقعہ کی اطلاع پاکر شام کے ابدال اور عراق کے متقی لوگ حضرت مہدی کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد  
آپ سے جنگ کے لیے ایک قریشی النسل بنو کلب پر مشتمل ایک لشکر بھیجے گا جس سے حضرت مہدی کی فوج جنگ  
کرے گی اور فتیاب ہوگی۔

احادیث میں امام مہدی کا نام، ولدیت، علیہ وغیرہ بھی بیان کیا گیا ہے نیز ان کے زمانہ خلافت میں عدل و انصاف  
کی برگیری اور مال و دولت کی فراوانی کا تذکرہ بھی ہے۔ غرض کہ امام مہدی کے متعلق اس کثرت سے احادیث مروی ہیں کہ  
اصول محدثین کے اعتبار سے وہ حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ چنانچہ امام ابو الحسین محمد بن اسحاق السبزی الحافظ المتوفی ۳۲۳ھ  
اپنی کتاب مناقب الشافعی میں لکھتے ہیں:

وقد تواترت الاخبار واستفاضت بکثرة روايتها عن المصطفى صلی اللہ علیہ وسلم

فی المہدی وانه من اهل بیته وانه یملک سبع سنین ویملأ الارض عدلاً

مہدی کا ظہور ہوگا کیوں کہ اس باب میں احادیث متواتر ہیں اور سلف سے خلف تک جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے۔ البتہ بعض ایسے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جن کے اختلاف کا اہل علم کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔

علامہ محمد بن جعفر الکفائی المتوفی ۳۴۸ھ اپنی مشہور تصنیف نظم المتناثر من الاحادیث المتواتر میں رقم طراز ہیں:

وتتبع ابن خلدون فی مقدمته طرق احادیث نھر وجہ مستوعبا علی حسب وسعہ فلم تسلّم له من علّٰه لکن ردّ واعلیٰه بان الاحادیث الواردة فیہ علی اختلاف روائہا کثیرة جدا تبلغ حد التواتر وہی عند احمد والترمذی والبیہقی وادّ ابن ماجہ والحاکم والطبرانی والبیہقی والموصلی والبخاری وغيرہم من دواوین الاسلام من السنن والمعجم والمسانید والسند وما النی جماعۃ من الصحابة فانکارہا مع ذلک معالاینبی (ص ۱۳۵)

مشہور فیلسوف مورخ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں اپنی وسعت علمی کے مطابق جملہ طرق احادیث کی تخریج کے استیعاب کی کوشش کی ہے اور نتیجتاً ان کے نزدیک کوئی حدیث علت سے خالی نہیں ہے۔ لیکن محدثین نے علامہ ابن خلدون کے اس خیال کو رد کر دیا ہے کیونکہ امام مہدی کے بارے میں وارد احادیث اپنے راویوں کے مختلف ہونے کے باوجود بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں جنہیں امام احمد بن حنبل، امام ابو داؤد، امام ابن ماجہ، امام حاکم، امام طبرانی، امام ابویعلیٰ موصلی، امام بزار وغیرہ نے دواوین اسلام یعنی سنن، معجم، مسانید میں روایت کی ہیں اور ان احادیث کو صحابہ کی ایک جماعت کی جانب منسوب کیا ہے۔ لہذا ان امور کے ہوتے ہوئے ان کا انکار کسی طرح مناسب و درست نہیں ہے۔

امام مہدی سے متعلق جن حضرات صحابہ سے حدیثیں منقول ہیں ان میں حسب ذیل اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم شامل ہیں: ۱۔ خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی، خلیفہ راشد حضرت علی مرتضیٰ، طلحہ بن عبید اللہ، عبدالرحمن بن عوف، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، ام المومنین ام سلمہ، ام المومنین ام حبیبہ، ابو ہریرہ، ابوسعید خدری، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، عمران بن حصین، خذیفہ بن یمان، عمار بن یاسر، جابر بن ماجہ صدیقی، ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عوف بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین۔

علامہ ابن خلدون اگرچہ فن تاریخ اور علم الاجتماع میں بلند مقام و مرتبہ کے مالک ہیں لیکن محدث نہیں تھے۔ اس لئے اس باب میں ان کی بات علمائے حدیث اور ارباب جرح و تعدیل کے مقابلہ میں لائق قبول نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ محمد بن جعفر الکفائی مزید لکھتے ہیں:

منوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں اور علماء اہل سنت کے درمیان اس درجہ عام اور شائع ہو گئی ہیں کہ ظہور مہدی کو اتنا اہل سنت و جماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت جابر، خذیفہ، ابو ہریرہ، ابوسعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے منقول روایتوں کے ذکر اور نشان دہی کے بعد لکھتے ہیں:

وقد روی عن ذکر من الصحابة وغير ما ذکر منهم رضی اللہ عنہم بروایات متعدّدة وعن التابعین من بعدہم ما یفید مجموعہ العلم المطعنی فالایمان بخروج المہدی واجب کما هو مقرر عند اهل العلم ومدون فی عقائد اهل السنة والجماعة (الخصائص)

اوپر مذکور حضرات صحابہ اور ان کے علاوہ دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے بعد تابعین سے اتنی روایتیں مروی ہیں کہ ان سے مسلم قطعی حاصل ہو جاتا ہے۔ لہذا ظہور مہدی پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ یہ اہل علم کے نزدیک ثابت شدہ ہے اور اہل سنت اور جماعت کے عقائد میں مدون و مرتب ہے۔

یہی بات شیخ آصف بن علی البرہاری اکملی المتوفی ۸۵۰ھ نے بھی اپنے عقیدہ میں لکھی ہے عقیدۃ البرہاری کو ابن ابی یعلیٰ نے طبقات اصحاب میں شیخ البرہاری کے ترجمہ میں مکمل نقل کر دیا ہے۔

نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی المتوفی ۱۲۸۸ھ اپنی تالیف الاذاعۃ لما کان ویکون بین یدی الساعۃ میں صراحت کرتے ہیں:

”والاحادیث الواردة فی المہدی علی اختلاف روایاتھا کثیرة جدا تبلغ حد التواتر وہی فی السنن وغیرہا من دواوین الاسلام من المعجم والمسانید“ (ص ۵۲ مطبوعہ مسکنہ مطبع الحدیثی بھوپال)

امام مہدی سے متعلق احادیث مختلف روایتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں یہ حدیثیں سنن کے علاوہ معجم، مسانید وغیرہ اسلامی دفتروں میں موجود ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں:

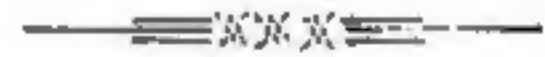
اقول لاشک ان المہدی یخرج فی آخر الزمان من غیر تعیین لشہر و عام لہما فواتر من الاخبار فی الباب واتفق علیہ جمہور الامۃ خلفا عن سلف الا من لا یعتد بخلافہ

میں کہتا ہوں اس بات میں ادنیٰ شک نہیں ہے کہ آخری زمانہ میں ماہ و سال کی تعیین کے بغیر امام



المصححة في هذا الباب واترك الحسان والضعاف رجاء انتفاع الناس  
وتبليغ ما آتاه النبي عليه السلام وان لا يفتر الناس بكلام بعض المصنفين  
الذين لا اتمام لهم بعلم الحديث كابن خلدون وغيره فانهم وان كانوا  
من المعتمدين في التاريخ وامثاله فلا اعتد ادلهم في علم الحديث انهم  
بعض ما ليس عليه من مبدئ موعود كما ذكر آيا تو كچه ما برين علم نے مبدئ موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی  
صوت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن و ضعیف روایتوں سے  
قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کر دوں تاکہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو جائے۔ نیز ان حدیثوں کے جمع و تدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض  
ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنہیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ  
ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فن تاریخ میں مستند و مستند ہیں لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا  
اعتبار نہیں ہے۔

حضرت شیخ الاسلام نے اپنے اس رسالہ میں بطور خاص اس بات کا التزام فرمایا ہے کہ جن صحیح احادیث پر  
علامہ ابن خلدون نے کلام کر کے ان کی صحت مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کی تھی جرح و تعدیل سے متعلق ائمہ حدیث  
کے مقرر کردہ اصول کی روشنی میں ان کی صحت و حجت کو مدلل و مبرہن کر دیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ رسالہ ایک  
قیمتی دستاویز کی حیثیت کا حامل ہے۔ اور اس موضوع پر لکھی گئی مختصص کتابوں سے بھی زیادہ مفید ہے۔



ولولا مخافة التطويل لاوردت ههنا ما وقعت عليه من احاديثه لاني رايت  
الكثير من الناس في هذا الوقت يتشككون في امره ويقولون ما ترى هل احاديثه  
قطعية ام لا وكثير منهم يقف مع كلام ابن خلدون ويعتد به مع انه  
ليس من اهل هذا الميدان والحق الرجوع في كل فن لا ريب فيه

(نظم المتناثر من الحديث المتواتر ص ۱)  
”اگر کتاب کے دراز ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس موقع پر امام مہدی سے متعلق ان احادیث کو بیچ  
کرتا جن کی مجھے واقفیت ہے۔ کیوں کہ اس وقت بہت سارے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہیں امام  
مہدی کے امر میں تردد ہے اور اس سلسلے میں وہ یقینی معلومات کے متلاشی ہیں اور دیگر مہدیت سے  
لوگ ابن خلدون کے قول پر قائم اور اسی پر اکتفا کرتے ہیں جب کہ ابن خلدون اس میدان کے آدمی  
نہیں تھے۔ اور حق تو یہ ہے کہ بر فن میں اس فن کے ماہرین کی جانب رجوع کیا جائے۔“

ان ساری تفصیلات سے یہ بات روز روشن کی طرح آشکارا ہو گئی کہ امام مہدی سے متعلق احادیث نہ صرف  
صحیح و ثابت ہیں بلکہ متواتر اور اپنے مدلول پر قطعی الدلالت ہیں جن پر ایمان لانا بحسب تصریح علامہ سفارینی واجب  
اور ضروری ہے۔ اسی بنا پر ظہور مہدی کا مسئلہ اہل سنت و جماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے البتہ اتنی بات ضرور  
ہے کہ یہ اسلام کے اہم ترین اور بنیادی عقائد میں داخل نہیں ہے مسئلہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہر دور کے محدثین و اکابر  
علامہ نے مسئلہ مہدی پر ضمناً و مستقلاً شرح و بسط کے ساتھ مدلل کلام کیا ہے جن میں سے بہت سی کتابوں کی نشاندہی  
خود علامہ ابن خلدون نے بھی مقدمہ میں کی ہے۔

اسی طرح علامہ حدیث اور ماہرین نے اس مسئلہ سے متعلق ابن خلدون کے نظریہ کی پر زور تردید کی ہے اور اصول  
محدثین کی روشنی میں علامہ ابن خلدون کے ظاہر کردہ اشکالات کو دور کر کے ظہور مہدی کی حقیقت اور سچائی کو پورے  
طور پر واضح کر دیا ہے۔

علامہ امت کی ان مسامحی جمیلہ کے باوجود ہر دور میں ایک ایسا طبقہ موجود رہا ہے جو علامہ ابن خلدون کے  
بیان کردہ اشکالات سے متاثر ہو کر ظہور مہدی کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا رہا۔ اس لیے علمائے  
دین بھی اپنے عہد میں جب ضرورت تحریر و تقریر کے ذریعہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے رہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے بھی اسی مقصد کے تحت یہ زیر نظر رسالہ مرتب کیا  
تھا۔ چنانچہ اپنے ابتدائے میں لکھتے ہیں:

انه قد جرى ببعض الندية العلم ذكر المهدى الموعود فانكر بعض الفضلاء  
الكاملين صحة الاحاديث الواردة فيه فأحببت ان اجمع الاحاديث



بیت المقدس ہوگا۔ ان کی حکومت پانچ یا سات یا نو برس ہوگی۔ اس بارہ میں صحیح روایتیں تقریباً چالیس میری نظر سے گزری ہیں اور حسن وضعیف بہت زیادہ ہیں۔ ترمذی شریف، مستدرک حاکم، ابوداؤد مسلم شریف وغیرہ میں یہ روایات موجود ہیں۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر قیامت آنے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا جب بھی اللہ تعالیٰ مہدی کو ضرور ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد لائے گا۔ لہذا اس میں بھڑتسلیم کوئی چارہ نہیں۔ بہت سے شخصوں نے اب تک مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی میں یہ علامتیں نہیں پائی گئیں جو مہدی موعود کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔

نہیں نے ماثا جانے سے پہلے مدینہ منورہ کے کتب خانہ میں تلاش کر کے صحیح صحیح روایتیں جمع کی تھیں، مگر افسوس کہ وہ رسالہ ہمدانی لکھا ہے میں جاتا رہا۔ اب میرے پاس وہ نہیں رہا اور جن لوگوں نے اس کو نقل

کیا تھا وہ بھی وفات پا گئے اور رسالہ پھر نہ مل سکا۔ اس مکتوب سے پہلے کسی سے نہ سنا تھا اور نہ ہی کسی تحریر میں دیکھا تھا کہ حضرت شیخ الاسلام قنبر بن سرورؒ کی اس موضوع پر کوئی تالیف ہے۔ اس لیے فطری طور پر اس نئے انکشاف پر بے حد مسرت ہوئی اور ساتھ ہی دل میں یہ خواہش بھی پھلنے لگی کہ اے کاش کہ طرح یہ قیمتی رسالہ دستیاب ہو جاتا تو اسے شائع کر دیا جاتا، لیکن حضرت کے اس آخری جملے سے کہ اب میرے پاس وہ نہیں رہا۔۔۔ اور رسالہ پھر نہ مل سکا! ایک طرح کی مایوسی طاری ہو جاتی اسی بیم ورجا اور اُمید مئی و نا اُمید کی مل جل جلی کیفیت کے ساتھ اس دور ممکنات کی طلب و تحصیل کا تدبیریں سوچنے لگا۔ ایک دن اچانک دل میں یہ بات آئی کہ اس انقلاب میں حضرت کا سارا اثاثہ حکومت کے ضبط کر لیا تھا اس لیے ممکن ہے کہ اس قبضے کے بعد آپ کی کتابیں اور دیگر کائنات کسی سرکاری کتب خانے میں جمع کر دیے گئے ہوں۔ اس مودوم خیال نے دھیرے دھیرے جو پکڑ لیا اور نا اُمید مئی پرا اُمید کا غلبہ ہو گیا۔ بالآخر اس خیال کا اظہار اپنے لائق صد احترام اور مشفق و مہربان رفیق بلکہ بزرگ صاحبزادہ محترم مولانا سید ارشد مدنی اعلیٰ اللہ مراتب سے کیا اور ان سے عرض کیا کہ حرمین شریفین کے سفر میں اہم سرکار مکتبہ دارالعلوم حضرت لکھتے۔ میں ممکن ہے کہ کچھ گشتہ رسالہ مل جائے، جو کہ مولانا موعود

# کچھ باتیں کتاب کے متعلق

آج سے دس گیارہ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن بیٹھا امام الرشید ساہیوال کا خصوصی شاگرد مدنی و اقبال نبرو دیکھ رہا تھا۔ اس میں حضرت شیخ الاسلام قنبر بن سرورؒ کے غیر مطبوعہ مکتوبات کا ایک مختصر سا مجموعہ مرتبہ جناب محمد دین شوق صاحب بعنوان "مکتوبات مدنیہ" بھی شریک اشاعت ہے۔ (جسے بعد میں الگ سے پاکستان کے ایک مکتبہ نے شائع کر دیا ہے) اس مجموعہ کا تیسرا مکتوب جو ڈیرہ افریقہ کے کسی صاحب کے جواب میں ۲۲ صفر ۱۳۵۲ھ کو لکھا گیا ہے۔ اس میں امام مہدی آخر الزماں کے بارے میں حضرت شیخ الاسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت امام مہدی قیامت سے پہلے بلکہ نزول نبوی علیہ السلام اور خروج دجال اور قنبر یا جوج و ماجوج و ذابتن الارض و طلوع شمس من المغرب وغیرہ سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ قیامت میں تو تمام انبیاء اور اولیاء کا اجتماع ہوگا۔ حضرت مہدی دنیا میں مذہب اسلام کی زندگی اور اس کی تقویت کے باعث ہوں گے۔ وہ اُس وقت ظہور فرمائیں گے جبکہ دنیا ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔ اُن کی وجہ سے دنیا عدل و انصاف دین و ایمان سے بھر جائے گی ان کا اور ان کے باب کا نام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کے والد ماجد کے نام کے مطابق ہوگا۔ صورت بھی آپ کی صورت کے مشابہ ہوگی آپ ہی کی اولاد ہوں گے۔ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل میں سے۔"

مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوں گے۔ اول جو جماعت ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گی وہ تین سو تیرہ آدمی ہوں گے۔ حسبِ عدد و اصحاب بدر و اصحابِ طاوت۔ لوگوں میں یکبارگی انقلاب پیدا ہوگا۔ حجاز کی اصلاح کے بعد سیریا اور فلسطین وغیرہ کی اصلاح کریں گے۔ دارالسلطنت



جہاں جہاں کلام کیا ہے۔ اس کا حوالہ نقل کر دیا ہے اور حسب ضرورت بعض رجال پر حضرت کے مختصر کلام کی تفصیل کر دی ہے۔ بعض احادیث کے بارے میں نشانہ ہی کر دی ہے کہ کن کن ائمہ حدیث نے ان کی تخریج کی ہے۔ غریب و مشکل الفاظ کی کتب لغت سے تشریح بھی نقل کر دی ہے۔ اس کے ساتھ رسالہ کو مکمل تر بنانے کی غرض سے بطور تکملہ آخر میں چند احادیث بھیجی کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ پھر اس قیمتی علمی سرمایہ کو مفید عام بنانے کی غرض سے تمام حدیثوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ والحمد للہ الذی بنعمتہ تنجز الصالحات وصلى الله على النبي الكريم وعلى جميع اصحابه وبارك وسلم۔

حبیب الرحمن قاسمی  
خادم التدریس دارالعلوم دیوبند

کو حضرت شیخ قدس سترہ کے بعض تلامذہ کے ذریعہ یہ بات پہنچی تھی کہ دورانِ درس حضرت نے اس رسالہ کا تذکرہ فرمایا تھا اس لیے اس تراکب علمی جس کے وہ سچے حقدار ہیں ان میں خود طلب و جستجو کی فکر تھی، چنانچہ حسب معمول عمرہ و زیارت کے لیے شعبان میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو اہل علم و خبر سے اس سلسلے میں معلومات کی فکر کہیں کوئی تلامذہ نہ مل سکا۔ دوسرے سال جب پھر جانا ہوا تو مزید معلومات حاصل کیں۔ وہاں مقیم بعض لوگوں نے نشانہ ہی کی کہ اگر یہ رسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ مکتبہ الحرمہ کے مکتبہ میں ضرور ہوگا۔ مولانا موصوف مکتبہ الحرمہ پہنچ گئے اور خدا کی قدرت مخطوطات کی فرست میں یہ مل گیا اور خود شیخ الاسلام قدس سترہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔ چنانچہ اس کا فوٹو لے لیا۔ اس طرح تقریباً پون صدی کی گم نامی کے بعد یہ نادر و قیمتی علمی سرمایہ دوبارہ معرضِ وجود میں آگیا۔

حضرت شیخ الاسلام قدس سترہ کے مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ امام ممدی سے متعلق صحیح چالیس احادیث پر مشتمل تھا اور بعض لوگوں نے اس کی نقل بھی لی تھی۔ مگر دستیاب مخطوط میں کل ۳۷ احادیث ہیں پھر اس میں متعدد مقامات پر حک و فک بھی ہے۔ بعض جگہ ہدایت قلمی بھی ہے اس لیے اندازہ یہ ہے کہ یہ مہیضہ کی پہلے اصل مسودہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ممدی موعود سے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں بعض نہایت مفصل اور ضخیم بھی ہیں، لیکن یہ مختصر رسالہ اس اعتبار سے خاص اہمیت و افادیت کا حامل ہے کہ اس میں صرف صحیح احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری کتابوں میں اس کا التزام نہیں ہے۔ علاوہ ازیں امام ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں ممدی موعود سے متعلق وارد احادیث پر جو ناقدانہ کلام کیا ہے جس سے متاثر ہو کر بہت سے اہل علم بھی ممدی موعود کے ظہور کے بارے میں منکر یا متردد ہیں حضرت شیخ نے علامہ ابن خلدون کے آٹھائے ہوتے سادے اعتراضات کا اسمائے رجال اور اصولی مودعین کی روشنی میں جائزہ لے کر مدلل طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ان کے یہ اعتراضات درست نہیں ہیں اور بلا ریب رسالہ میں منقول احادیث صحیح و نکتہ ہیں۔ اس لیے یہ رسالہ بقامت کثیر و بقیمت بہتر کا صحیح مصداق ہے۔ احقر نے اپنی بضاعت و اہمیت کے مطابق اس نادر و بیش بہا علمی تحفہ کو مفید سے مفید تر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سترہ نے جن کتب حدیث سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کی جلد و صفحہ کا حوالہ دے دیا ہے۔ اسی طرح رجالِ سند پر حضرت نے



(١) لو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدوية الحاكم الضبي القنسوري المعروف بـ ابن البيع على وزن فيم صاحب التصانيف التي لم يسبق إلى مثلها كتاب الاكليل وكتاب المدخل اليه وتاريخ نيسابور وفضلائل الشافعي والمستدرک على كتاب الصحيح وغير ذلك توفي عام ١٠٥ هـ وهو متاخر في الصحيح واتفق الحفاظ على أن تعلموه اليه في أشد تحرياً منه، (الرسالة المستطرفة)



بالتسهيل في تصحيح الحديث لم أكتب بتصحيحه فقط بل اعتمدت على تلخيص  
صالح المستدرك للذهبي رحمه الله تعالى (١) فما جرح في صحته تركته وما قبله  
أثبت به وتركته كثيراً من الأحاديث لعدم الإطلاع على أسانيدهما بما ذكره صاحب  
كنز العمال وغيره (٢) واعتمدت في تعديل الرواة وثوقيتهم على تهذيب التهذيب  
وخلاصة التهذيب، هذا وعلى الله الاعتماد وهو حسي و نعم الوكيل

(١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَائِبُ تَاسُفِيَّانِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ هَذَلَةَ عَنْ زَيْدٍ (٢) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا تَلْذُخْ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمَهُ إِسْمِي ، ، الخ . وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (٣)

(۱۰) امام حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورت ترمذی رحمہ اللہ اپنی کتاب "جامع ترمذی" میں فرماتے ہیں۔  
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس وقت  
 تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ~~یہودی~~ <sup>یہودی</sup> (آل اولاد) میں سے ایک شخص جو بادشاہ ہو جائے جس کا نام  
 میسرے نام کے مطابق دیعلی محمد ہوگا۔

(٦) الحافظ شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان التركماني الفاروقي الأصل  
الذهبي نسبة في الذهاب كما في التصوير توفي بمشق سنة ٧١٨ هـ قد لخص الذهبى المستورد للحاكم  
وكتب كثيرا منه بالخط والكتابة أو الوضع قال في بعض كلامه إن العلماء لا يعتمدون بتصحيح  
الترمذى ولا الحاكم (أيضا ص ٦٠).

(۶) زوای المثلثی برابر یکدیگر و زوای و شده راه.

(۳) براساسی از بوفیق و پستل.

(1) الترمذی ج ۲ ص ۱۶.

الجمع بين الحكم القرآنية والحديثة (مخطوطة) قال الجبروسي مؤلفته نحو مائة ما بين كبير وصغير وقد فرغ عبد القادر بن أحمد الفاكهي مناقبه في شذويف سماء القول تنقي في مناقب المتقي الرسالة المستخرجة من ١٤٩، الأعلام للزركلي ج ٤ ص ٣٠٩.





وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُودُ بِهَذَا الْبَيْتِ بَعْنَى الْكَتَبَةِ قَوْمٌ لَيْسَ لَهُمْ مَنَعَةٌ (۱) وَلَا غَدَدٌ وَلَا عِدَّةٌ يَتَمَتُّ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْتِئِذِهِ (۲) مِنَ الْأَرْضِ خُصِفَ بِهِمْ - قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يُؤْمِلُهُ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمَ وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْجَيْشِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عَنْهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ هَبْثَ (۳) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يُؤْمِنُونَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ جَاءَ بِالْبَيْتِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْتِ خُصِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں توں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں (غلاف معمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج نیند میں آپ سے ایسا کام ہوا جسے آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا؟ اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزین ایک قریشی (یعنی ہمدی) سے جنگ کے ارادے سے میری اُمت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقام پیدا ریعی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل بیابان میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں رو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہو گئے ہوں گے تو انہیں کس جرم میں دھنسا جائے گا، آپ نے فرمایا ان میں کچھ بارادۂ جنگ لے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے۔ (یعنی زبردستی انہیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت میں ان کا حشر ان کی میتوں کے لحاظ سے ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ نازل عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ

(۱) مَنَعَةٌ بفتح النون وکسر ہا ای لیس لهم من وحمولهم وبنوهم۔

(۲) بَيْتِئِذِهِ کل لرض نساء لا شیء بها۔

(۳) هَبْثَ کل معناه اضطرب بجسمه وقيل حرك لطرافه کمن یأخذ شیئا لو بدفعه۔

(۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجُبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُمَيْتَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِنُ - اسْمُهُ إِسْمٰی قَالَ عَاصِمٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ لَمْ يَتَّقِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِي. اهـ  
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (۱)

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ بْنُ الْحُجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ مَاهِكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ (۲) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دوازدہ گز دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی ہمدی) خلیفہ ہو جائے۔ (ترمذی ۲۵۵۵ ص ۴۴۴)  
ان دونوں حدیث پاک کا حاصل یہ ہے اس مرد اہل بیت کا قیامت کے آنے سے پہلے خلیفہ ہونا ضروری ہے۔ اس کی غلاط کے بعد ہی قیامت آئے گی۔

حضرت اُمّ المؤمنین (یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب میں تم معمر کے اندر ایک قوم پناہ گزین ہوگی جو شوکت و عظمت اور افرادی اور جمہوری کی طاقت سے ہمیں دست ہوگی۔ اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر نکالے گا (شام سے) چلے گا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا

(۱) لَمْ يَتَّقِ وَالْفَرْجَةُ الْإِمَامُ أَبُو دُلَادٍ فِي سَلْطَةِ وَتَكْتِ حَتَّى وَالْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ الْقِبْرِيُّ فِي بَابِ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ هَمْدِي وَهُوَ مُشَاهِدٌ مَسْرُوحٌ عَنْ طَرَفٍ حَدَّثَ لَيْسَ دُلَادٌ وَعَنْ لَيْسَ سَعْدُ الْقُدْرِيُّ حَدَّثَ عَنْ سَاجَةَ وَالْحَكَمُ وَالْحَمْدُ۔

(۲) قَالَ الْقُدْرِيُّ فِي عَقْدَةِ (شرح صحيح مسلم للإمام القنوي ج ۲ ص ۳۸۸)۔



قُلْتُ وَلَا يَفْلُتُ أَلَمْ لَا يَجِدْ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْمُهْدِيِّ أَوْ الْأَحَادِثِ الصَّحِيحَةِ الَّتِي  
سَبَّأِي ذَكَرَهَا تُصَرِّحُ أَنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ الْعَالِمَ بِالْيَقِينِ أَمَّا هُوَ الْمُهْدِيُّ وَكَذَلِكَ الْخَلِيفَةُ الَّتِي يَحْتَجُّ الْمَالُ  
خَفِيًّا هُوَ الْمُهْدِيُّ وَأَنَّ الْأَحَادِيثَ يُقَرَّرُ بِمَعْصَاهَا كَمَا لَا يَحْتَجُّ عَلَى مَنْ لَهُ شَوْعُ الْمَالِ بِالْأَحَادِيثِ وَاللَّهُ  
أَعْلَمُ

وَقَالَ الْأَمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ (۱) بَيْنَ الْأَشْعَثِ الشَّجَنَانِي رَحِمَهُ اللَّهُ  
تَعَالَى فِي سُنَنِهِ

(۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُمْ خَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
أَبُو بَكْرٍ يَمْنَى ابْنُ عِيَّاشٍ خَ وَثَنَا مُسَدَّدٌ يَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ خَ وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
نَاصِبُهُ اللَّهُ بْنُ مُوسَى أَنَا زَائِدُ خَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ فِطْرِ  
الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنْ خَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَتَّقِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ قَالَ زَائِدُ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَتَغَتَّ  
رَجُلًا مِثْلِي أَوْ مِثْلَ أَهْلِ يَثْرِبَ يُوَاطِي اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ بِاسْمِ أَبِي زَادٍ فِي حَدِيثٍ فِطْرِ

تنبیہ: اوپر مذکور ان احادیث میں اگرچہ صراحتاً خلیفہ مہدی کا ذکر نہیں ہے لیکن دیگر صحیح  
حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ کچھ ایشیائی پناہ لینے والے خلیفہ مہدی ہی ہوں گے جن سے  
ہجرت کے لیے سفیائی کا شکر شام سے چلے گا اور جب مقام بیدل میں پہنچے گا تو دھنسا دیا جائیگا  
اسی طرح صحیح احادیث میں یہ تصریح موجود ہے کہ بغیر شام کے لب بھر بھر مال عطا کرنے والے  
خلیفہ مہدی ہی ہیں اس لیے بخاری میں ان مذکورہ حدیثوں میں خلیفہ مہدی کی طرف واضح اشارہ  
ہے اور یہ حدیثیں انہی سے متعلق ہیں۔

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا کا

(۱) الحافظ الحجة سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير الأزدي السجستاني أبو داود السلمي أهل  
الحديث في رحله أصله من مسكن رحل رحلة بكرة ونومي بالقاهرة سنة ۲۷۶ هـ له كتب في  
جرأه وهو لحد الكتب سنة جمع فيه 1800 حديثا فنهجا من 50000 حديثا وله الرسائل  
الصغيرة في الحديث وكتاب فرهد مخطوطة في غرقة القرويين بخط قنطسي وجمعت وقشور  
مخطوطة رسالة وضمة الاخوة مخطوطة رسالة الاعلام ج ۳ ص ۱۲۲

الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيهِمْ الْمُسْتَبْصِرُ (۱) وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ  
مَهْلَكًا وَاحِدًا وَ يَصُدُّوْنَ مَصَادِرَ شَيْءٍ يَنْتَعِمُ اللَّهُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ (۲) ۱۱ (۲)

(۴) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِرُحَيْبٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ  
يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجِبِيَ إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدٌّ (۳) . قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ  
قَبْلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي  
أَجْرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْتَسِبُ (۴) الْمَالُ حَتَّى لَا يَعْلَمَهُ غَدَا قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا نَضْرَةَ وَأَبَى الْعَلَاءِ  
أَتَرَبَّيْنَا أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا لَا الْخ (۵)

نہیں ہوں گے، بلکہ عذاب کی ہر گھیری میں وہ بھی شامل ہوں گے، البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاملہ

ان کی نیت و عمل کے مطابق ہوگا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸)

۱۱ ابو نضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں تھے کہ انھوں نے فرمایا  
قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس دینار لاتے جاسکیں گے اور وہ ہی غلہ، ہم لے  
پہنچا یہ جند شمس کن لوگوں کی جانب سے ہوگا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رومیوں کی طرف  
سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری  
آخری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو مال لب بھر بھر دے گا، اور اسے  
شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی البحریری کہتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ، ابو نضرہ اور ابو العلاء سے دریافت  
کیا کہ آپ حضرات کی رائے میں حدیث پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان  
دونوں حضرات نے فرمایا نہیں یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے علاوہ ہوں گے۔ (مسلم ج ۲ ص ۳۹۵)

(۱) المستبصر فهو المستبين لفك القاصد له عدا.

(۲) صحيح مسلم ج ۱ ص ۳۸۸ وقد ذكر مسلم في حديثه لهذا الحديث من رواية لم يلمعه

(۳) مدى مكر في قتلهم ومصر يبع ۱۹ صاعا.

(۴) يحتسب حثيا وحنوا هو الحظ باليقين.

(۵) صحيح مسلم ج ۲ ص ۳۹۵ وقد ذكر مسلم بعد هذه الرواية عن أبي سعيد الخدري نحوه.







الغابض قال البخاري قال عبد الغفار ثنا أبو الملبح أنه سمع زياد بن يثيب وذكر فضله وقال النسائي ليس به بأس وذكره ابن حبان في الثقات وقال كان شيخا صالحا وأما علي (۱) بن نعيم فهو ابن نعيم بن زراع الهذلي أبو محمد الجعفي الخزاز قال عبد الله بن جعفر الرقي سمعت أبا الملبح الرقي ثمة علي بن نعيم ويذكرت صلاحا وقال أبو خاتم لأبأس به وذكره ابن حبان في الثقات وذكره العقيلي في كتابه وقال لا يتابع علي حديثه في الهدي ولا يعرف إلا به وفي الهدي حديث جيد من غير هذا الوجه وأما سعيد بن السبب فهو إمام مشهور فالحديث صحيح لا ضعف فيه وأما قول العقيلي أنه لا يتابع علي حديثه في الهدي فلا يصح في صحة الحديث أولا بشرط في صحته وجود التابعين - وثبت من قول العقيلي أن الأحاديث الصحيحة موجودة في الهدي -

الحديث (۸) حدثنا سهل بن تمام بن بزيع نا صهران القطان عن قتادة عن ابن نضرة عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي بن أبي أجل (۲) الجنة ألقى (۳) الأثاب يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا ويملك سبع سنين الخ (۴) -

أقول ما سهل (۵) بن تمام بن بزيع فهو الطنابوي الشعبي أبو عمرو النخعي قال أبو زرعة لم يكن يحدّث ربهما في الشيء وقال أبو خاتم شيخ وذكره ابن حبان في الثقات وقال

(۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری جمہ سے ہوگا یعنی میری نسل سے ہوگا اس کا چہرہ خوب اورانی، چمک دار اور تاک ستونہ بلند ہوگی۔ لیکن کہ عدل و انصاف سے ہمردے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے ہمردے ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ ہمہ کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہ ہوگا۔ ایضاً

(۱) علی بن نعیل - خلاصة التهذيب ص ۲۷۸ وتهذيب التهذيب ج ۷ ص ۲۱۲ والتقريب ص ۱۸۹

(۲) اجلی الجنة: الذي تصور الشعر من جنته.

(۳) حتى لا يلقى: الذي طول في لغة ورقة في لونه مع حذب في وسطه.

(۴) سن لي دلاول قول كتاب قسدي ج ۲ ص ۵۸۸ والمخرجه لحفظ ابو بكر البيهقي في البحث والفتور.

(۵) سهل بن تمام بن بزيع الطنابوي: تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۲۱۷.

عترتي (۱). من ولد فاطمة قال عبد الله بن جعفر وسمعت أبا الملبح ثمة علي بن نعيم ويذكر مئة صلاحا (۲)

أقول أما أحمد بن (۳) ابراهيم فهو أبو عن أحمد بن ابراهيم بن خالد الموصلي نزيل بغداد كتب عنه أحمد بن حنبل ويحيى بن معين وقال لأبأس به وقال صاحب تاريخ الموصلي كان ظاهرا للصلاح والفضل وذكره ابن حبان في الثقات وقال ابراهيم بن الجندب عن ابن معجب ثقة صدوق أخرجه له أبو داود وابن ماجه في تفسيره وأما عبد الله (۴) بن جعفر الرقي فهو أبو عبد الرحمن عبد الله بن جعفر بن غيلان الأموي وثقه أبو خاتم أخرجه له السبقي وأما أبو الملبح (۵) الحسن بن عمر فهو ابن يحيى الخزاعي أبو الملبح الرقي قال أحمد ثقة حديث صحيح صدوق أخرجه له البخاري تعليقا وأبو داود والنسائي وابن ماجه قال أبو زرعة ثقة وقال أبو خاتم يكتب حديثه وذكره ابن حبان في الثقات وقال الدارقطني ثقة وقال عثمان الدارمي عن ابن معجب ثقة وأما زياد بن (۶) بيان فهو الرقي

(۳) الحسن بن عمر (بزة بفتح الموحدة وتشديد الزاي) المخرومي مولا هم وجد من فارس اسلم على يد السائب بن صفي وكنى ثبة قيل الحديث وقال ابن حبان لم يسمع للتصير من مجاهد أحد غير القسم وكل من يروي عن مجاهد فتصير للمجاهد من كتاب القسم وذكر البطري في الاوسط بسنده مات سنة ۱۱۵ هـ تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۷۸ وخلاصة التهذيب ص ۳۱۱.

(۴) وفي مشكوة المصابيح ج ۲ ص ۴۷۰ من عترتي من اولاد فاطمة.

(۱) عترتي قال الخطابي عشرة ولد لرجل من صلبه وقد تكون العرة الاقرباء وبلى العمومة.

(۲) ممن لي دلاول قول كتاب قسدي ج ۲ ص ۵۸۸.

(۳) أحمد بن ابراهيم بن خالد الموصلي تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۸.

(۴) عبد الله بن جعفر بن غيلان ابو عبد الرحمن الفرس مولا هم قال ابن أبي شيبة عن ابن معجب ثقة وقال النسائي ليس به بأس قيل أن يثعر وقال حلال بن العلاء ذهب بصره سنة (۱۶) وتظهر سنة (۱۸) ومات سنة ۲۲۰ هـ وقال ابن حبان في الثقات لم يكن اختلافه فاحشا ربما خالف ووثقه الخطابي تهذيب التهذيب ج ۵ ص ۱۵۱.

(۵) ابو الملبح الحسن بن عمر الخزاعي مولا هم أخرجه له النسائي في اليوم والليلة تهذيب التهذيب ج ۲ ص ۲۶۷ وخلاصة التهذيب ص ۸۰.

(۶) زياد بن بيان الرقي صدوق عاقل من الساسة من رواية ابن ولاد وابن ماجه تقريب التهذيب ص ۸۲ وخلاصة التهذيب ص ۲۶۷ وقال الخطابي في السادة (ابو زياد بن بيان) نظر وقال ابن عدي والحرابي لما أنكر من حديث زياد بن بيان هذا الحديث وهو معروف به والظاهر أن زياد بن بيان وهو في رفعه لكن هذا الحديث لسند جيد لأن زياد بن بيان صدوق عاقل وعلي بن نعيم لا يعلل به فليس لهم وجود علما بل هناك أحاديث أخرى تشهد له.



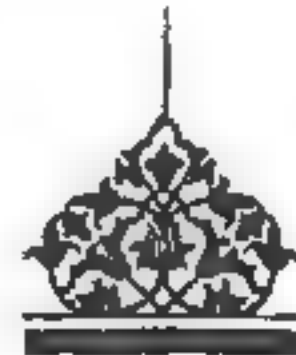
وَحُلَاصَةُ الْكَلَامِ أَنَّ الْمُصَدِّقِينَ فِي شَأْنِ عِمْرَانَ أَكْثَرُ، فَتَأْتِيهِمْ أَقْوَى وَأَمَّا الْجَارِخُونَ فَاقْتُلُوا وَجَرَحُهُمْ غَيْرُ مُتَقَبَّحٍ وَمَنْ هَهُنَا نَرَى الْحَافِظَ ابْنَ خَمْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي تَقْرِيبِهِ لَمْ يَذْهَبْ إِلَى جَرَحِهِ بَلْ اخْتَارَ تَعْدِيلَهُ وَقَوَّيْتُهُ حَيْثُ قَالَ صَدُوقٌ بِهِمْ وَقَدْ صَحَّحَ الْحَاكِمُ بِرَوَايَاتِهِ وَأَمَّا أَطْبِقْنَا الْكَلَامَ فِيهِ لِأَنَّ الذَّهَبِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى لَمْ يُسَلِّمْ تَصْحِيحَ الْحَاكِمِ لِرَوَايَاتِهِ وَقَعَ فِيهَا ذِكْرُ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ وَاسْتَدَّ بِجَرَحٍ يَنْصَرِفُ النَّائِبَةُ فِيهِ حَيْثُ قَالَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ جَرَحَ عَلَيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ النَّائِبَةِ مَعَ أَنَّهُ لَمْ يُؤَادِرْ بَيْنَ جَرَحِهِ وَتَعْدِيلِهِ حَتَّى يُسَبِّرَ الرَّاجِعَ حَسَبَ الْقَوَاعِدِ الْأَصُولِيَّةِ وَقَدْ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيلًا وَلِإِزِيَّةَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

وَأَمَّا قَتَادَةُ (١) فَهُوَ ابْنُ دُعَامَةَ السُّدُوسِيُّ أَخَذَ النَّائِبَةَ الْمَعْرُوفِينَ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ

وَأَمَّا أَبُو نَصْرَةَ (٢) فَهُوَ الْمُنْذَرُ بْنُ قُطَيْبَةَ الْقُبَيْدِيُّ الْقَوِيُّ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيلًا وَمُسَلِّمًا وَالْإِزِيَّةَ وَلَقَدْ ابْنُ مَعِينٍ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو زُرْعَةَ وَابْنُ سَعْدٍ وَحَاصِلُ الْكَلَامِ أَنَّ الْحَدِيثَ صَحِيحٌ لَا غَبَارَ عَلَيْهِ .

(١) قَتَادَةُ بْنُ دُعَامَةَ: تَهَذِيبُ التَّهَذِيبِ ج ٨ ص ٣١٥ وَتَقْرِيبُ التَّهَذِيبِ ص ٢٠٨ وَفِي خُلَاصَةِ التَّهَذِيبِ ص ٣١٥ لَحْدُ الْأَكْثَرِ الْأَعْلَامِ حَافِظُ مِلَاسٍ وَلَدَ احْتِجَ بِهِ لِوَلَدِهِ الصَّحَاحِ .

(٢) أَبُو نَصْرَةَ الْمُنْذَرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَيْبَةَ بِضَمِّ مَلِكٍ وَفَتْحِ الْمِهْمَلَةِ الْعَدَى لِلْعَوْلَى بِفَتْحِ الْمِهْمَلَةِ وَالْوَلَدُ لَمْ يَلْقَ الْبَصْرِيَّةَ مِنَ الثَّلَاثَةِ مِائَتِ مِائَةِ لِسَانٍ أَوْ مِائَةِ مِائَةٍ - تَقْرِيبُ التَّهَذِيبِ ص ٢٥١ وَفِي تَهَذِيبِ لِكَمَلِ الْعُرْفَةِ بَطْنٍ مِنْ عِدَّةِ الْقَبَسِ حَشْوِيَّةُ تَهَذِيبِ التَّهَذِيبِ ج ١ ص ٢٦٨ - وَفِي خُلَاصَةِ التَّهَذِيبِ ص ٢٨٧ لُحْدُهُ بِكسر القاف وَمَكُونُ الْمِهْمَلَةِ - قَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ مِثْلَ أَبِي عَنِ ابْنِ نَصْرَةَ وَحُطِّيَّةُ فَقَالَ أَبُو نَصْرَةَ احْبَبْ إِلَيَّ وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ لَقَدْ كَثُرَ الْحَدِيثُ وَابْنُ كُلٍّ أَحَدٍ يَحْتَجُّ بِهِ وَلَوْ رَدَّ الْعُقُولَى فِي الضُّطَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ لَحْدًا لِأَحَدٍ - تَهَذِيبُ التَّهَذِيبِ ج ١٠ ص ٢٦٨ وَ٢٦٩ .



يُحْطَى أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَمَّا عِمْرَانُ (١) الْقَطَّانُ فَهُوَ عِمْرَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَمِيُّ أَبُو الْعَوَامِ الْبَصْرِيُّ أَحَدُ الْعُلَمَاءِ وَابْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَلَقَدْ عَفَا ابْنُ مَسْنَمٍ وَقَالَ اخْتَارَ أَبُو جَوَانٍ أَنْ يَكُونَ صَالِحُ الْحَدِيثِ قَالَ فِي التَّقْرِيبِ صَدُوقٌ بِهِمْ وَرَبِي بِأَيِّ الْخَوَارِجِ وَفِي تَهَذِيبِ التَّهَذِيبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَمْرِو كَانَ ابْنُ عَدِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْهُ وَكَانَ يَحْسِبُ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ وَقَدْ ذَكَرَهُ يَحْيَى يَوْمًا فَأَخْبَرَنِي لَشَاءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْأَجْرِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ الْحَسَنِ وَمَا سَمِعْتُ إِلَّا خَيْرًا وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ هُوَ مِنْ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ وَذَكَرَهُ ابْنُ جَبَّانٍ فِي التَّقَاتِ وَقَالَ الصَّاحِبِيُّ صَدُوقٌ وَلَقَدْ عَفَا وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ مَعِينٍ كَانَ يَرَى رَأْيَ الْخَوَارِجِ وَلَمْ يَكُنْ دَابِغَةً وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ الْبُخَارِيُّ صَدُوقٌ بِهِمْ وَقَالَ ابْنُ شَاهِينَ فِي التَّقَاتِ كَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ بِضَاةً وَقَالَ الْعَبَّاسِيُّ بَصْرِيٌّ لَقَدْ وَقَدْ اخْتَارَ صَدُوقُ الْخ -

لَهُدَى أَقْوَالُ النَّائِبَةِ فِي تَعْدِيلِهِ وَقَدْ جَرَحَهُ قَوْمٌ بِجَرَحٍ مُبْتَهَمٍ فَقَالَ لِدُورِي عَنْ أَبِي مَعِينٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ مُرَّةٌ لَيْسَ بِشَيْءٍ لَمْ يَزِدْ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا لِقَوْلِ ابْنِ مَعِينٍ لَا يَصْرُهُ فَإِنَّ الْجَرَحَ إِلَيْهِمْ لَا يَتَرَجَّعُ عَلَى التَّعْدِيلِ ، وَحَدَّثَ بِرَوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ لَا يَنْدُلُ عَلَى جَرَحِهِ وَتَعْدِيلِهِ عَنْهُ حُسْنُ الشَّيْءِ عَلَيْهِ كَمَا تَقَدَّمَ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ مُرَّةٌ ضَعِيفٌ أَتَى فِي أَيَّامِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ بِقَوِيٍّ شَدِيدَةٍ فِيهَا سَفَكُ الدِّمَاءِ قَالَ وَقَدَّمَ أَبُو دَاوُدَ أَبَاهُ لَالِ الرَّاسِ عَلَيْهِ تَقْدِيمًا شَدِيدًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ ضَعِيفٌ الْخ وَهَذَا أَيْضًا جَرَحًا مُبْتَهَمًا لَا يَتَقَدَّمُ عَلَى تَعْدِيلِهِ وَقَدْ تَقَلَّنَا عَنْ أَبِي دَاوُدَ أَنَّهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ عَنْهُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا مَا قَالَ أَبُو الْبُهَالِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ كَانَ خُرُورِيًّا كَانَ يَرَى السُّيُفَ عَلَى أَهْلِ الْقِبْلَةِ فَتَقَدَّمَ تَقْدِيمًا الْحَافِظُ الْعَسْفَلَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ حَيْثُ قَالَ قُلْتُ فِي قَوْلِهِ خُرُورِيًّا نَظَرٌ وَلَعَلَّهُ جَبَّهَهُ بِهِمْ لَدَّ ذَكَرَ أَبُو يَحْيَى فِي مُسْنَدِهِ الْقِصَّةَ عَنْ أَبِي الْبُهَالِ فِي عَرَجَةِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَقَدْ قَالَ يَزِيدُ كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَحْسِبُ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يَخْرُجْ يَطْلُبُ الْخِلَافَةَ اسْتِيفَاءً عَنْ شَيْءٍ فَالْتَمَأَ بِمُتَيَّا قَتَلَ بِبَارِخَانٍ مَعَ إِبْرَاهِيمَ الْخ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ وَعُمَرُ خُرَجَا عَلَى الْمَنْصُورِ فِي طَلَبِ الْخِلَافَةِ لِأَنَّ الْمَنْصُورَ كَانَ فِي رَأْيِ أُمِّيَّةٍ يَأْتِي عَمْدًا بِالْخِلَافَةِ فَلَمَّا زَالَتْ دَوْلَةُ بَنِي أُمِّيَّةٍ وَوَلَّى الْمَنْصُورُ الْخِلَافَةَ يَطْلُبُ عَمْدًا فَفَرَّ فَالْحُجَّ فِي طَلَبِهِ فَظَهَرَ بِالْمَدِينَةِ وَبِأَيْدِيهِ قَوْمٌ وَأَرْسَلَ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَمَلَكَهَا وَبِأَيْدِيهِ قَوْمٌ فَقَدَّرَ أَنَّهَا قَتَلًا وَقَتَلَ مَعَهَا جَمَاعَةً كَثِيرَةً وَلَيْسَ هَؤُلَاءِ مِنَ الْخُرُورِيِّينَ فِي شَيْءٍ الْخ كَلَامُ الْحَافِظِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى .

(١) عِمْرَانُ الْقَطَّانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَمِيُّ الْبَصْرِيُّ أَبُو الْعَوَامِ تَهَذِيبُ التَّهَذِيبِ ج ٨ ص

١١٥ وَ١١٦ وَتَقْرِيبُ التَّهَذِيبِ ص ١٩٧ وَخُلَاصَةُ التَّهَذِيبِ ص ٢٩٥ .



فَيَقْسِمُ الْمَلَأَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجِوَرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سِتْعَ سِنِينَ ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلَّى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ سِتْعَ سِنِينَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ سِتْعَ سِنِينَ

(۱۰) ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ سِتْعَ سِنِينَ قَالَ غَيْرُ مَعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ سِتْعَ سِنِينَ -

(۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا غَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ أَبُو الْعَوَّامِ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَ حَدَّثْتُ مَعَاذِ أَنْتُمْ الْخ (۱)

أَقُولُ هَذَا الْحَدِيثَ بِالطَّرِيقِ الثَّلَاثَةِ فِي غَايَةِ مِنَ الْقُرْبَةِ وَالصَّحَّةِ فَإِنَّ مُعْتَدَ (۲) ابْنَ الْمُثَنَّى هُوَ الْغَزَوِيُّ أَبُو مُوسَى الرَّقْبِيُّ الْبَصْرِيُّ الْخَافِظُ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَحْصِي خُجَّعٌ - وَ ثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ لَهُوَ لِدُسْتَوَائِي الْبَصْرِيُّ نَزِيلُ الْيَمَنِ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ وَ ثَنَا أَبُوهُ فَهُوَ هِشَامُ (۳) ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

خُلَافَتِ کہیں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کا تہال قبیلہ کلب میں ہوگا خلیفہ ہمدی اور ان کے احوان و انصار جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس علاقہ اور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ خلیفت میں شریک نہ ہو اس فتح و کامرانی کے بعد خلیفہ ہمدی خوب داد و دہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت ہمدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

(۲) المصنف جمع صلیبہ و ہم الجماعة من الناس من الحضرة الى الأربعين لا واحد لها من أمثالها و قيل لريد جماعة من قرهه سماهم المصنف (النهاية) حران : باطن الحق و معناه قر قرقره و استقام كما في البحر لا يرك و متراج مد عقه على الأرض.

(۱) من أبي دلاؤد كتاب المهدى ج ۲ ص ۵۸۹.

(۲) محمد بن المثنى بن عبد بن قيس المصري يفتح اليمن و يثرون خلاصة التذهيب ص ۴۵۷.

(۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا ابْنُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيُخْرِجُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ خَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَ هُوَ كَارِهٌ فَيَبَا يَعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيَبْتَغِي إِلَيْهِ بَعَثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخَسَفُ بِهِمُ بِالْبَيْتِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَنَّهُ ابْدَالُ (۱) الشَّامِ وَ غَضَائِبُ (۲) أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيَبَا يَعُونَهُ ثُمَّ يَنْشُورُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ أَخُوهُ كَلْبٌ فَيَبْتَغِي إِلَيْهِمْ بَعَثًا فَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ وَ ذَلِكَ كَلْبٌ وَ الْحَقِيقَةُ لَمْ تَلَمْ يَشْهَدْ غَيْبَتَهُ كَلْبٌ

۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳



(۱۲) قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَ حَدَّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمَغِيرَةِ قَالَ نَا عَنْهُ وَ بَنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ نَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا مَيِّدٌ كَمَا سَمَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ لِيَسْمَى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْبَهُهُ (۱) فِي الْخَلْقِ وَلَا يَشْبَهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَذْلًا الْخ (۲)

أَقُولُ أَمَّا هَارُونَ (۳) بَنُ الْمَغِيرَةِ فَهُوَ الْبَجَلِيُّ أَبُو حَمْرَةَ الرَّازِيُّ قَالَ جَرِيرٌ لَا أَعْلَمُ بِهِ فِي الْبَلَدَةِ أَسْحُ حَدِيثًا بِهِ وَقَالَ السَّائِبِيُّ كَتَبَ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَقَالَ صَدُوقٌ وَقَالَ اللَّجْرِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ هُوَ فِي التَّبَيُّعَةِ وَ ذَكَرَ ابْنُ جَبَانَ فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ رَبُّمَا أَسْطَأً وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ شَيْخٌ صَدُوقٌ ثِقَةٌ وَقَالَ السُّلَيْمَانِيُّ فِيهِ نَظَرٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَذْيَنٍ وَأَمَّا عَنْهُ وَ بَنُ (۴) أَبِي قَيْسٍ فَهُوَ الرَّازِيُّ الْأَزْرُقِيُّ الْكُوفِيُّ نَزَلَ الرَّيُّ قَالَ عَبْدُ الصَّنْدُبِيِّ عَبْدُ الْعَزِيزِ الْخَمَرِيُّ دَخَلَ الرَّازِيُّونَ عَلَى الثَّوْرِيِّ فَسَأَلُوهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ أَلَيْسَ جَدُّكُمْ الْأَزْرُقِيُّ بَيْنِي عَنْهُ وَ بَنُ أَبِي قَيْسٍ وَقَالَ اللَّجْرِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ خُطَأَ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَ ذَكَرَ ابْنُ جَبَانَ فِي الثَّقَاتِ -

(۱۲) ابوالاسحاق اسہدیس روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بر خوردار حضرت حسن کو دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سید نامزد کیا ہے۔ اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے۔ (یعنی اس کا نام محمد ہوگا) سیدہ اخلاق میں امیر کے بیٹے حسن کے مشابہ ہوگا اور شکل و صورت میں اس کے مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ یہ شخص زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (البرہان ج ۲ ص ۵۸۹)

**تنبیہ** "یشبہ فی الخلق ولا یشبہ فی الخلق" کا ترجمہ بعض حضرات نے یہ کیا ہے کہ سیرت و اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے اور شکل و صورت

(۱) ای شبہ فی السیرۃ ولا یشبہ فی الصورة.

(۲) سنن ابی داؤد کتاب الصمدی ج ۲ ص ۵۸۹ - قال المنذری هذا حدیث منقطع لان ابی اسحاق السہیمی فی سندہ رأی علیا رویۃ - مختصر سنن ابی داؤد ۱۶۲/۶ تطبیق عند الضرر ۸۶.

(۳) ہارون بن المغیرۃ بن حکیم البجلی الرازی - تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۶.

(۴) عمرو بن ابی قیس الرازی الأزرق، تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۸۶.

فمن سنن الثستون ابی ابوبکر بن البصری اخرج له السنۃ و اما قتادۃ فهو ابی دغامة السدوسی ابوالخطاب البصری اللاکمۃ اخذ الائمة للاعلام اخرج له السنۃ -

و اما صالح (۱) ابوالخلیل فهو ابی ابن مزیم الصنعی ابوالخلیل البصری اخرج له السنۃ و اما صاحبہ فهو عبداللہ بن الحارث بن نوفل و قد صرح بہ فی الروایۃ اخدی عشر و نصف علیہ فی کتب الرجال و هذا عبداللہ (۲) بن الحارث من اولاد الصغایۃ حنکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخرج له السنۃ وثقہ ابن معین و غیرہ فالحدیث علی شرط الشیخین و الثریۃ فی غایۃ بن الجودۃ والصحة و عکذا الطریقان اللذان بقده واللہ اعلم -

**اہمال** "اہمال" بدل کی جمع ہے۔ اہمال اولیائے کرام کی اس جماعت کو کہتے ہیں جن کا بدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہتا ہے۔ دنیا ان کے وجود سے کہیں خالی نہیں ہوتی۔ ایک کی وفات ہوتی ہے اور دوسرا اس کی جگہ آجاتا ہے۔ تبادول کے اسی غیر منقطع سلسلہ کی بنا پر انھیں اہمال کہا جاتا ہے۔ اہمال کے بارے میں امام سخاویؒ نے "مقاصد حسنہ" میں طویل کلام کیا ہے۔ اسی طرح امام سیوطیؒ نے اللہ تعالیٰ المصنوعہ میں بسوط بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک مستقل رسالہ بھی اس موضوع پر لکھا ہے جو ان کے فتاویٰ الحادی میں شامل ہے۔ اہمال سے متعلق اگرچہ اکثر روایتیں غیر معتبر اور بے اصل ہیں، لیکن بلاشبہ بعض روایتیں صحیح بھی ہیں چنانچہ پیش نظر روایت صحیح ہے اور اس میں بصرحت اہمال کا ذکر موجود ہے۔ اس لیے جن لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو سرے سے باطل قرار دے دیا ہے۔ ان کا قول صحت سے بعید ہے۔

(۳) معاذ بن ہشام بن سہر المسترقی قال ابن معین صدوق لیس بحجة وقال ابن عدی له حدیث کثیر ربما یططو و لرجو کہ صدوق خلاصة التہذیب ص ۳۸۰ ولی تریب التہذیب ص ۲۴۸ صدوق ربما و ہم من النسخۃ مات سنة مئین.

(۴) ہشام بن ابی عبداللہ بن سہر المسترقی ابوبکر البصری کان یبع الثياب الی تجلب من المستواہ فغلب إلیہا قال علی بن الحد سمعت شعبۃ یقول کان ہشام یحفظ منی راعظم عن قتادۃ و قال البزلی المسترقی یحفظ من فی ہلال - تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۴۰-۴۱.

(۱) صالح ابو الخلیل ابن ابی مزیم الصنعی مولاهم وثقہ ابن معین و السیاق، تریب التہذیب ص ۱۱۲ و خلاصة التہذیب ص ۱۶۱.

(۲) عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم الهاشمی ابو محمد المذنی ثقہ بیہ قال ابن معین و ابو روعة و السیاق ثقہ و قال ابن عبد البر فی الاستیعاب اجمعوا علی کہ ثقہ و قال ابن حبان هو من فقہاء اہل المنیۃ - تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۱۵۷ - ۱۵۸.

بدر فباتيه عضبت العزاق وابتذل الشام فباتيهم جيش من الشام حتى اذا كانوا بالبيداء  
خسف بهم ثم يسير اليه رجل من قريش اخواله كلب فبهرتهم الله قال وكان يقال ان  
الخائب يؤخذ من خات من عينة كلب (۱)

(۱۱) وبسناده عن ابن هريزة رضى الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله  
عليه وسلم قال المحروم من حرم غنيمة كلب ونوعقلا والذى نفسى بيده لتباعن  
نسائه على ذرج دمشق حتى تروا المرأة من كسر يوجد لساقها قال ابو عبد الله هذا  
حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه (۲)

اس کے بعد ایک قریشی النسل جس کی نہال کلب میں ہوگی۔ (سرا سفیانی) چڑھائی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے  
بھی شکست دے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت کہا جائے گا آج کے دن وہ شخص  
خسارے میں رہا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ (مسندک ج ۳ ص ۳۱۳)

(۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محروم وہ شخص  
ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ اگرچہ ایک عقاب ہی کیوں نہ ہو اس ذات پاک کی قسم جس کی قدر  
میں میری جان ہے۔ بلاشبہ کلب کی عورتیں دبیحیت لڑائی کے، دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں  
گی یہاں تک کہ ران میں سے ایک عورت پنڈلی ٹوٹی ہوئے کی بنار پر واپس کر دی جائے گی۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفہ ہمدی کے زیر قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب  
اکثریت قبیلہ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطور غنیمت حاصل  
نہیں کرے گا۔ خواہ وہ مال مثل عقاب کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین و دنیا دونوں ہی کے  
اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاں کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مال غنیمت بھی حاصل نہ کر سکا۔ بعد ازاں  
ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ ہمدی کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ ان کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب  
ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔

(۱) الممترك للحاكم مع تلخيص للذهبي ج ۱ ص ۲۳۱ وفي نسخة ابو العوام حمرون القطن قال  
لهي صنفه غير واحد ركن خارجا وكل القيس في الصحيح طرف منه ورواه الطبراني في  
الكبير والأوسط باختصار وفيه حمرون القطن وفيه ابن حبان وصنفه جماعة وفيه رجل

وقال ابن شاهين في الثقات قال عثمان بن ابي شيبة لا بأس به كان بهم في الحديث قليلا وقد ابو بكر  
البراز في السنن مستقيم الحديث اخرج له البخاري نعيمنا والاربعة - وأما شعيب بن خالد (۱)  
فهو البجلي الرازي كان قاضيا المجرس والتهامين وعنه بن سعد قاضي المسلمين وقال بن عينة  
حفظ من الزهري ومالك شيئا وقال الشافعي ليس به بأس وذكره ابن حبان في الثقات وقال الدوري  
عن ابن معين ليس به بأس وقال المصنف وروى ثقة اخرج له ابو داود - وأما ابو اسحق فظاهره  
اليعنى (۲) المعروف بالمقدالة والمعلم احد الثمانية الاعلام اخرج له السنة وان لم يكن هو نائما ان  
يكون الشيباني او المديني وكلاهما من الثقات المعتبرين اخرج لهما السنة وأما غير هؤلاء فليسوا من  
هذه الطبقة ولم يخرج ابو داود حديثهم والله اعلم واخبرنا ن الحديث صحيح الإسناد ان ثبت  
بقائه أبي داود بنارون والأ فالحديث متعلق بصحح الاحتجاج به من رأى من يرى الرسالة حجة -

وقال الإمام الحافظ الحجة أبو عبد الله الحاكم في مستدرجه رجه الله تعالى  
ذكر رجه الله تعالى بإسناده إلى أم سلمة رضى الله عنها قالت قال  
رسول الله صلى الله عليه وسلم يتابع رجل من أمي بين الركن والمقام فعبده أهل

میں مشابہ نہیں ہوں گے۔ اس ترجمہ میں بشارت کی ضمیر مفعول کی ہی علیہ السلام کی جانب مارج کیا ہے،  
لیکن میرے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ خلیفہ  
ہمدی شکل و صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ اس لیے اس حدیث کے پیش نظر  
مفعول کی ضمیر کا مرجع بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسن ہی بنی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

و۳۲ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری آستین  
کے ایک شخص (ہمدی) سے رکن جبر استوا اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل دینے ۳۱ افراد  
بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے اہل آیتیں گے؛  
بیعت خلافت کی خبر مشہور ہو جائے گی، اس خلیفہ سے جنگ کے لیے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا  
یہاں تک کہ یہ لشکر جب دکن دینہ کے درمیان (بیداء) میں پہنچے گا زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔

(۱) شعيب بن خالد البجلي الرازي، تہذيب التهذيب ج ۱ ص ۲۰۸۔

(۲) هو اليعنى كسوزم به المنزوي في مختصر سنن أبي داود ابو اسحق القيس في  
صرو بن عبد الله بن عبيد وبن علي وبن ابن أبي شعيرة روى عن علي بن أبي طالب والمنزوي بن  
شعبة وقد راها وبن لم يصح منهما تہذيب التهذيب ج ۸ ص ۵۶۔



مَنْ أَهْلُ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ ابْنِ فَيْمَلًا الْأَرْضُ قَسْطًا وَعَدْلًا  
كَمَا بَلَّغْتُ ظُلْمًا وَجَوْرًا - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَبِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ  
رَجَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۷) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَبَا قَتَادَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَابِعُ رَجُلٌ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ  
يُسْتَجَلَ هَذَا الثَّيْتُ إِلَّا أَهْلُهُ فَإِذَا اسْتَحْلَوْهُ فَلَا تُسْئَلُ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ يُجِئُ الْحَبَشَةُ  
فَتُخَرَّبُ عَرَابًا لَا يُعْمَرُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَهُمْ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا  
خَبَرٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشُّبَّانِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَجَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۱۷۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کے)  
روز و شب محکم ہوں گے یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام اور ولایت  
میرے نام اور ولایت کے مطابق ہوگی (یعنی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا) جو زمین کو مدد و انصاف سے  
بھروسے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مسندک ج ۳ ص ۴۴۲)

(۱۷۴) حضرت ابو ہریرہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ایک شخص (مہدی) سے جو اسد اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت و خلافت کی جائے گی اور  
بیت اللہ کے حوصہ وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامال ہوگی تو اس وقت اہل عرب کی ہر گز  
ہلاکت ہوگی۔ بعد ازاں حبشی قوم چڑھائی کرے گی اور کہتے کہ اللہ کو بالکل ویران کر دے گی۔ اس ویرانی کے  
بعد یہ بھی آباد نہ ہوگا۔ یہی حبشی اس کا مددگار (نیز انہی کا لے جائیں گے۔) (مسندک ج ۳ ص ۴۴۲)

(۱) المشترك مع التلخیص ج ۱ ص ۱۱۶ قال الامام الحاکم ولفہ لونی من هذا الحديث (الذي مر  
ذكره) ذكره في هذا الموضع حديث مفلح القزري وشعبة وزائدة وغيرهم من قصة المسلمين عن  
عاصم بن بهدلة عن زر بن حبیش عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه  
وسلم انه قال لا تذهب الايام والليالي قط وقال الذهبي عقبه صحيح.

(۲) ج ۱ ص ۱۵۲-۱۵۳ وفي مسند ابن نجب عن سعد بن سمعان وقال الذهبي بعد الموافقة ما  
خرج ابن سمعان شيئا وروى عنه ابن أبي ، وقد نظم فيه وسعد بن سمعان قال فيه انصلي فلة  
وذكره ابن حبان في الثقات وقال غير المصنف في الحاکم تلمی معروف وقال القزري  
صحيح لخرج له البخاري في جزء القور عن خلف الإسلام ولهم ملازم والترمذي والنسائي تلمی

(۱۵) وَبِإِسْنَادِهِ إِلَى عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَبْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ  
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمِّ سُلَيْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَمَسَّاهَا عَنِ الْجَيْشِ  
الَّذِي يُخَفِّئُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَغْوُ عَائِدٌ بِالْحَرَمِ فَيَتَّبِعُ إِلَيْهِ بِجَيْشٍ فَإِذَا كَانُوا بَيْنَهُمَا مِنَ الْأَرْضِ  
خُصِفَ بِهِمُ ثَلَاثُ يَاسُورٍ اللَّهُ كَيْفَ يَمْنُ يُخْرِجُ كَارِهَا قَالَ يُخَفِّئُ بِهِمْ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ  
يَتَّبِعُ عَلَى نَيْتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْوُ عَائِدٌ  
بِالْيَتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَجَعَهُ اللَّهُ صَبِيحٌ عَلَى شَرْطِهَا وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَجَعَهُ اللَّهُ  
تَعَالَى (۱)

(۱۶) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ، لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ

(۱۵۵) عبید اللہ بن القبطیہ بیان کرتے ہیں کہ عاصم بن ربیعہ اور عبید اللہ بن صفوان حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ  
عنها کے پاس حاضر ہوئے میرا ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت ام المؤمنین سے  
اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ اس ناز کی بات ہے جب عبدالملک بن  
مویہ بن الحکم نے عبید اللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت ام سلمہ نے ان کے جواب میں فرمایا  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک پناہ لینے والا حرم کعبہ میں پناہ گزین ہوگا۔  
تو اس پر ایک لشکر حمد کے لیے چلے گا اور جب مقام بیدار میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔  
پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ بعض وہ لوگ جو مجبوراً ان کے ہمراہ ہو گئے ہوں گے آخر  
وہ کس جم میں، دھنسائے جائیں گے تو آپ نے فرمایا۔ یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیے جائیں گے۔  
البتہ قیامت کے دن ان کی بیعت و ارادہ کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بطونہ ایک کے دوبارہ فرمایا پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ (مسندک ج ۳ ص ۴۴۹)

الصحيح (مجمع الزوائد بلب ملجاء في المهدى) وحسن القطان لخصا في شاء الله تعالى كما حققه

الشيخ في رواية رقم ۹ مع هذا له شاهد قوية.

(۲) المشترك مع التلخیص ج ۱ ص ۱۲۱ - ۱۲۲ وقال الذهبي في تحفته صحيح

(۱) المشترك مع التلخیص ج ۱ ص ۱۲۹.

كَانُوا يَعْلَمُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۹) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْتُلُ جَنْدُكُمْ ثَلَاثَةَ كُلُّهُمْ ابْنُ خَبِيفَةَ ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّيَاهُ السُّودُ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ فَيَقَاتِلُونَكُمْ قِتَالًا لَمْ يُقَابِلْهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَا بِمَوْتِهِ وَلَوْ خَبُوا عَلَى التَّلَجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمُهِدِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

۱۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے غزاد کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ غزاد ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کہ تم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بیان فرمائی جس کو یہ سمجھ سکے ہمارے ماجرہ میں اس جگہ کی تصریح بایں الفاظ ہے۔ ثور یعنی خلیفہ اللہ المہدی جی پھر اس کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھتے تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آہ پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔

(مستند ج ۳ ص ۳۹۳)

عقائد ابن حجر فتح الباری شرح بخاری ج ۱۳ ص ۸۱ پر اس حدیث کو نقل ضروری وضاحت کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ اس حدیث مذکور میں غزاد سے مراد اگر وہ غزاد ہے جس کا ذکر حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے: "يُوشِكُ الْغُرَاتُ أَنْ يَحْسُرَ عَنْ كَنْزٍ مِنَ الذَّهَبِ" قریب ہے کہ دیائے فرات دھنک ہو کر، سونے کا خزانہ ظاہر کر دیگا تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہور مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

(۱) ج ۱ ص ۱۵۶ وسکت عہ الذہبی.

(۲) ج ۱ ص ۱۶۳-۱۶۱

(۱۸) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ لَا يَجِئُ إِلَيْهِمْ دَرَاهِمٌ وَلَا قَبْضِيرٌ (۱) قَالَ سُرَّةُ دَنْتِ بِأَنَا عِنْدَ اللَّهِ قَالَ مِنْ قَبْلِ الْعَجَمِ يَمْتَنِعُونَ ذَلِكَ ثُمَّ سَكَتَ هَبْهَ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ لَا يَجِئُ إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدَى قَالُوا لَمْ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَبْلِ الرُّومِ يَمْتَنِعُونَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي أُمْنَيْنِ خَلِيفَةٌ يَخْشَى الْمَالَ حَتَّى لَا يَنْدُهُ عَدَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَعُودَنَّ الْأَمْرُ كَمَا بَدَأَ لَيَعُودَنَّ كُلُّ إِنْيَانٍ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا بَدَأَ بِهَا حَتَّى يَكُونُ كُلُّ إِنْيَانٍ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدًا خَيْرًا بَنَةً وَلَيَسْمَعَنَّ نَاسٌ بِرُغْصِ أَسْعَارٍ وَرَيْفِ (۲) فَيَتَّبِعُونَهُ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَكُمْ لَوْ

۱۸) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا وہ وقت قریب ہے جب کہ عراق والوں کے پاس روپے اور نئے آنے پر پابندی لگا دی جائے گی۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا۔ یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ تو انھوں نے فرمایا جمہور کی جانب سے؟ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا وہ وقت قریب ہے جبکہ اہل شام پر بھی یہ پابندی عائد کر دی جائے گی۔ پوچھا گیا یہ روکاؤ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہل روم کی جانب سے؟ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو لوگوں کو اموال، لپ بھر بھردے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ نیز آپ نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے یقیناً راسخ، اپنی پہل مالک کی طرف لوٹے گا۔ یقیناً سارا ایمان دینے کی طرف لوٹے گا جس طرح کہ ابتدا مدینہ سے ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ ایمان صوف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی بناء پر نکل جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو وہاں آباد کر دے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ فلاں جگہ لرزان اور باغ و زراعت کی فراوانی ہے تو مدینہ کو چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا۔ کاشش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔

(مستند ج ۳ ص ۳۵۶)

الفتح ج ۱ ص ۱۰ وقال الحافظ في باب من ۲۲۸ مطبوعه بيروت ۱۴۰۸ هـ نقه لم يصب

الازدوني في تضيحه من الفتحة ونكره لما في فتح الباري ج ۲ ص ۱۶۱ مستند به.

(۱) الفتح مكيول معروف لاهل العراق خصص كملجفت (شرح صحيح مسلم للنووي ج ۲ ص ۲۸۸).

(۲) لروى كل من رواه زرع ومنزل.



سُبْحًا فَقَالَ ذَاكَ يُخْرَجُ فِي أَحْرَارِ الزَّمَانِ إِذَا قَالَ الرَّحْلُ اللَّهُ اللَّهُ قُتِلَ فَيَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ قَوْمًا قُرْعَ (۱) كَقُرْعِ السَّحَابِ يُؤَلَّفُ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لَا يَسْتَوْحِشُونَ إِلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْرَحُونَ بِأَحَدٍ يَدْخُلُ فِيهِمْ غِي غَدَاةٍ أَصْحَابُ بَيْتٍ لَمْ يَسْبِقَهُمُ الْوُلُودُ وَلَا يَذَرُهُمُ الْآخِرُونَ وَعَلَى غَدَاةٍ أَصْحَابُ طَالُوتَ الْبَيْتِ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ أَنْبِئْهُ أَنْبِئْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّهُ يُخْرَجُ مِنْ بَيْنِ هَذَيْنِ الْخَشْبَيْنِ قُلْتُ لَا حَرَمَ وَاللَّهِ لَا إِدْبِمَهُمَا (۲) حَتَّى امُوتَ فَهَاتَ بِنَا يَغْنَبُ بِهِنَّ خَزَنَتُهَا اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاجِمُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشُّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۳)

گفت فرمایا دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا۔ ظہور مہدی کے وقت، اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا جس طرح ہادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یگانگت و الفت پیدا کر دے گا۔ یہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط و ربط سب کے ساتھ یکساں ہوگا، خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر، غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایسی (خاص جزوی) فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے یہ بعد والوں کو حاصل ہوگی نیز اس جماعت کی تعداد اصحاب طاعت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنہوں نے طاعت کے ہمراہ نمرادوں کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجمع سے ٹپچا کیا، ہم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انہوں نے (کعبہ شریف کے) دوستوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہیں کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابو الطفیل نے فرمایا، تمہاری ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ راوی محدث کہتے ہیں، چنانچہ حضرت ابو الطفیل کی وفات تک معتمدی میں ہوئی۔ (مستدرک ج ۳ ص ۵۵۴)

(۱) القُرْع: قطع السحاب المسترفعة (مجمع البحرین ج ۳ ص ۱۶۶)

(۲) لا ادبمہما ای لا یفلکہما

(۳) المستدرک مع فتح البحرین ج ۱ ص ۵۵۴

(۲۰) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرَجُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ السُّفْيَانِيُّ فِي غَمَقٍ دِمَشْقٍ وَعَامَّةٌ مِنْ بَشِيعَةٍ مِنْ كَلْبٍ فَيَقْتُلُ حَتَّى يَتَقَرَّبُ طَوْنُ النَّسَاءِ وَيَقْتُلُ الصَّبِيَّانِ فَتَجْتَمِعُ لَهُمْ قَيْسٌ فَيَقْتُلُهَا حَتَّى لَا يَبْقَى قَتَبٌ تَلْعَةٍ وَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي الْحَرَمِ فَيُلَاقِ السُّفْيَانِيَّ فَيَقْتُلُ إِلَيْهِ جُنْدٌ مِنْ جُنْدِهِ يَهْرُمُهُمْ فَيَسِيرُ إِلَيْهِ السُّفْيَانِيُّ بِمَنْ مَعَهُ حَتَّى إِذَا ضَارَ بِبَيْتَاءَ مِنَ النَّارِ ضُ خُفِيفَ بِهِمْ فَلَا يَنْجُو مِنْهُمْ إِلَّا الْقَهْرُ عَنْهُمْ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ عَلَى شَرْطِ الشُّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۲۱) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كُنَّا جُنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَنَسَاهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُهَدِي فَقَالَ غِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَيْهَاتَ ثُمَّ عَقَدَ بَيْدَهُ ۲۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دمشق کے اطراف سے سفیانی نامی ایک شخص خروج کرے گا جس کے مام پیروکار قبیلہ کلب کے لوگ ہوں گے یہ جنگ کرے گا۔ یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلہ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی (اسی دوران) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (میرا خلیفہ مہدی ہیں، سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیدار یعنی مکہ مدینہ کے درمیان واقع چلیل میدان، میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین دھنسا دیا جائے گا اور بھر ایک منجر کے کوئی بچہ نہ بچے گا۔ (مستدرک ج ۳ ص ۵۶۰)

۳۰ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ اس شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا تو حضرت نے برتنے

(۱) قَتَبٌ تَلْعَةٌ: برید کثرتہ وفہ لا یطوأمہ موضع - والقلاع من حائل الماء من علو فی

سفل جمع تلعة (مجمع البحرین ج ۱ ص ۱۱۱)

(۲) ج ۲ ص ۵۶۰

(۲۴) وَجَنَدَهُ عَنْ أَبِي الْمُنْبِيعِ الرَّقِّي تَنَازِيَادُ بْنُ بَيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ تُفَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ وَهُوَ مِنْ وَلَدِ قَاطِمَةَ -

سکت علیہ ابو عبد اللہ احکام رحمۃ اللہ تعالیٰ مع تخریجہ فی المستدرک و کذا لک سکت علیہ الذهبی رحمۃ اللہ تعالیٰ مع تخریجہ فی تلخیص المستدرک وقد مر من بیان رجال السند تفصیلاً فی روایات ابی ذر رحمۃ اللہ تعالیٰ ان الروایۃ صحیحۃ (۱) واللہ اعلم -

(۲۵) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا يُخْرِجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يُسَبِّحُ اللَّهَ الْغَيْثَ وَيُخْرِجُ الْأَرْضَ نَبَاتًا وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا (۲) وَتُكْفَرُ الْمَاشِيَةُ وَتُعْظَمُ الْأَمَّةُ يَمِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَمِيشُ جَجَجًا - وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۳)

(۲۶) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَلُّوا الْأَرْضَ جُورًا وَظُلْمًا فَيُخْرِجُ رَجُلٌ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعًا أَوْ

۲۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری آخری اُمت میں مہدی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال کیساں طور پر دے گا۔ اس کے زمانہ خلافت میں میری شیعوں کی کثرت اور اُمت میں عظمت ہوگی وہ خلافت کے بعد سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔ (مستدرک ج ۳ ص ۵۵۸)

۲۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں زمین جور و ظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا اور اپنے زمانہ خلافت میں زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور و ظلم سے بھر گئی ہوگی۔ (ایضاً)

(۱) بیضا ج ۱ ص ۵۵۷۔

(۲) ویعطی المال صِحَاحًا اِی یعطى اعطایا صحیحاً وسویاً

(۳) بیضا ج ۱ ص ۵۵۸۔

(۲۲) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَمَلُّوا الْأَرْضَ ظُلْمًا وَجُورًا وَعَذْوَانًا ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِ بَنِي مِثْلًا مَا قَسَطُوا وَعَذَلُوا : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهَا وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۲۳) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا الْمَهْدِيُّ بَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ اسْمُ الْاَنْثَى (۲) أَقْنَى أَجْلَى يَمَلُّوا الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَذْلًا كَمَا مِلْنَتْ جُورًا وَظُلْمًا يَمِيشُ هَكَذَا وَيَسْطُ يَسَارَهُ وَإِصْبَغِينَ مِنْ بَعْثِهِ الْمُسَبِّحَةُ وَالْإِتِهَامُ وَغَقْدُ ثَلَاثَةِ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَقَالَ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَفِيهِ عُمَرَانُ (الْفُطَّانُ) ضَعِيفٌ وَلَمْ يُخْرِجْ لَهُ مُسْلِمٌ (۳)

قُلْتُ قَدْ تَقَدَّمَ أَنَّ الْقَوْلَ الرَّاجِعُ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَيْسَ بِضَعِيفٍ وَمَادَحُوهُ أَكْثَرُ وَخَارَجُوهُ قَلِيلُونَ مَعَ تَحْوِيزِ جَرَحِهِمْ غَيْرَ مُسْلِمٍ وَتَبَيَّنَا وَأَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيلًا وَاللَّهُ اعْلَمُ -

۲۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جائے گی، بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفہ مہدی کے نمودار سے پہلے قیامت نہیں آئے گی)

۲۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں مہدی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال کیساں طور پر دے گا۔ اس کے زمانہ خلافت میں میری شیعوں کی کثرت اور اُمت میں عظمت ہوگی وہ خلافت کے بعد سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔ (مستدرک ج ۳ ص ۵۵۸)

۲۴۔ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا تذکرہ فرمایا اور اس میں فرمایا کہ وہ طاہر (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔ (ایضاً)

(۱) ایضاً ج ۱ ص ۵۵۷، ولخرجه الاسلام احمد فی مسند ابی سعد الخدری بسند صحیح رجالہ ثقات۔

(۲) قسم الأنثى لرفع قصة الأنثى وسمواہا علما وسمواہا الاربية ظلالا (مجمع البحار ج ۲ ص ۱۱۳)

(۳) ایضاً ج ۱ ص ۵۵۷۔



وَسَلَّمَ غَنَى وَبَسَّغَهُمْ عَذْلَهُ حَتَّى يَأْمُرَ مُنَادِيًا فَيُنَادِي فَيَقُولُ: مَنْ لَهُ فِي الْمَالِ حَاجَةٌ؟ فَمَا يَقُولُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ فَيَقُولُ: أَنَا فَيَقُولُ لَهُ: ائْتِ السَّدَانِ يَعْنِي الْخَازِنَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ الْمُهْدِيَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَالًا فَيَقُولُ لَهُ إِنْ أَحْبَبْتُ فَيُعْطِيَنِي حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ فِي جُحْرِهِ وَانْتَرَزَهُ نَدِمَ فَيَقُولُ كُنْتُ أَجْشَعُ أُمَّةٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا أَوْعَجَزَ غَنَى مَا وَبَسَّغَهُمْ؟ قَالَ فَبَرَدَهُ فَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ فَيَقَالُ لَهُ إِنَّا لَنَأْخُذُ شَيْئًا أَعْطَيْنَاهُ فَيَكُونُ كَذَلِكَ سَبْعَ سَبْعِينَ أَوْ ثَمَانِ سَبْعِينَ أَوْ ثَمَانِ سَبْعِينَ ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْغَيْشِ بَعْدَهُ أَوْ قَالَ ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْحَيَاةِ بَعْدَهُ

قُلْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ كَثِيرٍ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ وَأَبُو يَنْعَلٍ بِإِسْنَادٍ كَثِيرٍ وَرِجَالُهُمَا ثِقَاتٌ (۱)

جائے اس اعلان پر مسلمانوں کی جماعت میں سے ہر ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدی اس سے کہے گا، خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا، تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھر لے گا، اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور اپنے دل میں کہے گا کیا اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لاکھی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا۔ میرے ہی لیے وہ چیز نا کافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی ہوئی ہے۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ مہدی عدل و انصاف اور داد و دہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا۔ اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خون نہیں ہوگی۔

وَمَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ فِي زَوَادِ الْمُعْجَمَيْنِ وَالْمَقْصِدِ الْفُطُوحِي فِي زَوَادِ لَيْسَى الْمُوصَلِيِّ (مخطوطة) وَزَوَادُ بَنِ سَاجَةَ عَلَى كُتُبِ الْخَمْسَةِ (مخطوطة) وَمَوَارِدُ فَطَمَانَ فِي زَوَادِ بَنِ حَبَّانٍ وَعُلْيَةِ الْمَقْصِدِ فِي زَوَادِ لَعْمَدٍ وَالْمَعْرِ الْزَحَارِ فِي زَوَادِ سَيِّدِ الْبَزْزَرِ، وَابْنُ الْمَعْبُورِ فِي زَوَادِ الْمَعْمُورِ الْكَبِيرِ وَبُيُوتِ الْبَيْتِ عَنْ زَوَادِ مُسْتَدِ الْعَارِثِ، الْأَعْلَامُ لِلزَّرْكَلِيِّ ج ۱ ص ۲۶۱ وَالرِّسَالَةُ الْمُسْتَرْقَةُ لِلْكَلْفِيِّ ص ۱۱۱-۱۱۰.

تَسْعًا فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ عَذْلًا وَقَسْطًا تَكُنَا مُلْتَمَتَ جَوْرًا وَظُلْمًا (۱)۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَخَرَجَهُ الدَّهْمِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي تَلْحِيصِهِ ثُمَّ سَكَتَ عَلَيْهِ (۲)۔

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو الْعَبَّاسِ الْعَلَامَةُ نُورُ الدِّينِ الْهَيْثَمِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي تَجْمَعِ الزَّوَادِ (۳)

(۲۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَنَبِيُّكُمْ بِالْمُهْدِيِّ يَبْعَثُ فِي أُمَّتِي عَلَى اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ وَزَلْزَالٍ فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَذْلًا تَكُنَا مُلْتَمَتَ جَوْرًا وَظُلْمًا يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ يَقْبِصُ الْمَالَ صَخَاخًا. قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا صَخَاخًا؟ قَالَ بِالسُّوْبَةِ بَيْنَ النَّاسِ وَيَمْلَأُ اللَّهُ قُلُوبَ أُمَّةٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری اُمت میں اختلاف و اضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ نہیں کہ عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا یعنی اپنے داد و دہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا اللہ تعالیٰ اس کے دورِ خلافت میں میری اُمت کے دل کو استغناء سے نیازی سے بھر دے گا۔ (اور بغیر امتیاز و ترجیح کے) اس کا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو وہ مہدی کے پاس آ

(۱) فضاج ۱ ص ۵۵۸.

(۲) وسكت عنه الذهبي مكتبا بكلامه على الحديث الذي أخرجه الحاكم من طريق آخر

هذا الموضع بمسند في ج ۵ ص ۵۵۷ ونقله التنبیخ لوصا تحت رقم ۲۲ والله اعلم.

(۳) هو العلامة الإمام الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان أبو الحسن الهيثمي

المصري القاهري ولد سنة ۷۳۵ هـ وتوفي سنة ۸۰۷ هـ له كتب وتعاريف في الحديث منها مجمع الرواد ومنتخب الفوائد طبع في عشرة اجزاء قبل الفوتوى وهو من نفع كتب الحديث بل لم يوجد مثله كتاب ولاصف نظيره في هذا الباب والسوطين بركة الرائد في الدليل على مجمع الرواد، لكنه لم يتم وترتيب الفتاوى لابن حبان، (مخطوطة) وتزويد البنية في ترتيب احاديث الطحاوي (مخطوطة)

(۲۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ فَكَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ بَدِئُ قَالَ إِنَّ قَصْرَ فَسَيْعٍ وَالْأَثَمَانَ وَالْأَفْسَحَ قِطْعًا كَمَا مَلِئْتُ ظُلْمًا وَجَوْرًا رَوَاهُ الْبُزَارُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَفِي بَعْضِهِمْ بَعْضُ ضَعْفٍ (۱)

(۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي أُمْنِي خَلِيفَةٌ يَخْشَى الْمَالَ فِي النَّاسِ خَشْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدًّا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَعُودَنَّ رَوَاهُ الْبُزَارُ وَرِجَالُهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ (۲)

(۳۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي أُمْنِي الْمُهْدِيُّ إِنْ قَصُرَ فَسَيْعٌ وَالْأَثَمَانُ وَالْأَفْسَحُ تَنَعَّمَ أُمْنِي فِيهَا نِعْمَةً لَمْ يَتَّعَمُوا مِثْلَهَا

پوسے طور پر دیکھا گیا میں تمام ہو جائے گا۔ لوگ اس حدیث و راحت کے ساتھ سات یا نو سال رہیں گے،  
یعنی جب تک خلیفہ ہمدی حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البال اور چین و سکون رہے گا۔ مجمع الزوائد ص ۳۱۷  
۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمدی کا ذکر کرتے  
ہوئے فرمایا اگر ان کی مدت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو  
عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ مجمع الزوائد ص ۳۱۷  
۳۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت  
میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ یعنی سخاوت اور دینا  
دل کی بنا پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطا یا تقسیم کرے گا، اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کی قدرت  
میں میری جان ہے، البتہ ضرور لوٹے گا یعنی امر اسلام مضاعف ہو جائے گا بعد ان کے زمانہ میں پھر سے  
فروع حاصل کر لے گا۔  
مجمع الزوائد ج ۱ ص ۳۱۷

۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں  
ایک ہمدی ہوگا اس کی مدت خلافت اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اس  
کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ انہی خوش حال سے کہیں نہ ملے ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت)

(۱) لخصاً ج ۷ ص ۳۱۷

(۲) لخصاً ج ۷ ص ۳۱۷

(۲۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَيَأْتِي مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ كَارِهٌ فَيَأْتِيَا بِعَوْدَةٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيَنْجَهِزُ إِلَيْهِ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُصِفَ بِهِمْ فَيَأْتِيَهُ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ وَيَنْشُورُ رَجُلٌ بِالشَّامِ وَأَخْوَالُهُ مِنْ كُلِّ قَبِيلٍ فَيَنْجَهِزُ إِلَيْهِ جَيْشٌ فَيَهْرُمُهُمُ اللَّهُ فَتَكُونُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمْ فَذَلِكَ يَوْمٌ كُلُّ أَخَالِيبٍ مِنْ خَابٍ مِنْ غَنِيمَةِ كُلِّ لَيْفَتَحِ الْكُنُوزِ وَيَقْسِمُ الْأَمْوَالُ وَيُلْقَى الْإِسْلَامُ بِجُرْأَنِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَجِيشُونَ بِذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ قَالَ تِسْعَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ (۱)

۲۸۔ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے  
ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر یہ  
صورت حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص اس خیال سے کہیں لوگ میرے اوپر بار خلافت نہ  
قال دیں، مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ کچھ لوگ اسے پہچان کر کہ یہی ہمدی ہیں، اسے گھرتے نکال کر  
باہر لائیں گے اور بحر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان بہر حق اسکے آٹھ پہیٹ غدق کریں گے (اس کی بیعت خلافت کی خبر  
سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لیے) شام سے اس کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقام ہیار  
(مکہ و مدینہ کے درمیانی میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کے پاس  
عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے، سنیائی، ملے گا جس کی نشان  
قبیلہ کلب میں ہوگی اور اپنا لشکر خلیفہ ہمدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سنیائی  
کے لشکر کو شکست دے دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی  
غنیمت سے محروم رہے پھر خلیفہ ہمدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب داد و بخش کریں گے اور اسلام

(۱) لخصاً ج ۷ ص ۳۱۷ و مکمل میں لفظی فی المنظر المذکور ص ۱۱۱ و فی الامام احمد  
بالفائین و رواد ابو دلاؤد من وجہ آخر عن قتادة عن ابي الحليل عن عبد الله بن الحارث عن ام سلمة  
بحوالہ رقم ۱۱ و رواد ابو یطی الموصلی فی مسنده من حدیث قتادة عن صالح بن  
الحلیل عن صاحب له وربما قال صالح عن مجاهد عن ام سلمة والحديث حسن ومثله مما يجوز ان  
يقال به صحيح.



أَقُولُ إِنَّ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ وَأَبَا دَاوُدَ أَحْمَرَ الْخَضِرَى الْكُوفِيُّ وَوَكَيْعًا مِنَ الْكُتَيْبَةِ الْقُرَوَيْنِ أَخْرَجَ هُمُ السِّتَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ الْخَضِرَى فَلَمْ يُخْرِجْ إِلَّا مُسْلِمَ رَجُلَهُ لِلَّهِ تَعَالَى وَالْأَزْيَةَ وَأَمَّا يَاسِينَ فَهُوَ ابْنُ شَيْبَانَ وَيُقَالُ ابْنُ سِنَانَ الْكُوفِيُّ قَالَ الثَّوْرِيُّ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ ضَالِحٌ وَقَالَ أَبُو ذَرَّةٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ فِيهِ نَظَرٌ وَلَا أَحْلَمَ حَدِيثًا فَمِنْ هَذَا وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَمَانَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَسْأَلُ يَاسِينَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ وَهُوَ مَعْرُوفٌ بِهِ وَوَقَعَ فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ عَنْ يَاسِينَ فَمِنْ مَنْسُوبٍ لَفْظُهُ بَعْضُ الْحَفَاطِ الْمَتَّاعِينَ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ الزُّبَيَّاتِ فَضَعُفَ الْحَدِيثُ بِهِ فَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا الْخ مِنْ تَهْدِيبِ التَّهْدِيبِ وَأَمَّا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ فَذَكَرَهُ ابْنُ جَبَّانَ رَجُلَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْبَقَاتِ وَقَالَ الْعَجَلِيُّ ثَقَّةٌ أَخْرَجَ لَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتَّنَائِي فِي مُسْنَدِ أَبِي رَضَى اللَّهُ عَنْهُ الْخ وَالْحَافِلُ أَنَّ الرِّوَايَةَ رَجَاهُ الْبَقَاتِ وَتَبَيَّنَ مِنْ كَلَامِ الْحَفَاطِ ابْنِ خَبَرِ الْمَسْقِلَانِي رَجُلَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ تَضَعُفَ مَنْ ضَعُفَ الْحَدِيثُ إِنَّمَا كَانَ نَاشِئًا بِقِيَّتِهِ الْقَابِضِ وَالْأَجَلِ هَذَا صَرَّحَ فِي التَّقْرِيبِ أَيْضًا، نَعَمْ لَوْ كَانَ الْمُرَادُ يَاسِينَ الزُّبَيَّاتِ لَكَانَتِ الرِّوَايَةُ ضَعِيفَةً وَقَدْ نَصَّ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى أَنَّهُ الْعَجَلِيُّ لَا الْحَدِيثُ لَا خَبَرَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَهْمُ -

(۵) یاسین بن شبیب و یقال بن سنان المجلس الکوفی - تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۵۲ و قال الحافظ ابی نعیم القسری یاسین بن شبیب و بن سنان المجلس الکوفی لایس بہ من الضعفاء و ہم من فرہم لہ بن معاذ الزبیت، ص ۲۷۲

(۶) ابراہیم بن محمد بن الحنفیة قال محمد بن اسحاق المجلسی ثقة الخ تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۱۳۶

(۷) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷ طبع دار الفکر بیروت لبنان تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۰۹-۱۱۱، ابی یزید علیہ و یوفیہ و یلہمہ و یرشدہ بعد ان لم یکن كذلك (الفن والملاحم بن کثیر ج ۱ ص ۳۱) و هذا الحديث أخرجه الحافظ في كتابهم منهم الحافظ ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجة في سننه في كتاب الفن والحافظ ابو بكر البيهقي والامام احمد بن حنبل في مسند علي بن ابي طالب و قال الشيخ احمد شاكر استاذ صحيح

(۸) وکعب بن الجراح بن ملیح الرزاسی ابو سفیان الکوفی الحافظ قال الامام احمد بن حنبل ما رايت ادمی للعلم من وکعب ولا احفظ منه و قال روح بن حبيب القومسی رايت الثوري ومصر و مالكا فما رايت عبادى مثل وکعب الخ تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۰۹-۱۱۱

(۹) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷، طبع دار الفکر بیروت

يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِطْرَارًا وَلَا يَذْخِرُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنَ الثَّيَابِ وَالْمَالِ كَثُوسٌ يَقُومُ الرَّجُلُ يَقُولُ يَا مُهْدِيْ اعْطِنِيْ فَيَقُولُ خُذْهُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَجَالُهُ ثِقَاتُ (۱)  
قَالَ الْإِمَامُ الْحَفَاطُ الْحَبِجَةُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَجُلَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۳۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ (۳) وَ أَبُو دَاوُدَ (۴) عَنْ يَاسِينَ (۵) الْعَجَلِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ (۶) بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهْدِيُّ مِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي لَيْلَةٍ (۷)

(۳۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ (۸) عَنْ يَاسِينَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ (۹)

مسند صاحب بارش جوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اکاڑے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو۔ (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۳۱۷)  
۳۳۳۳۔ حضرت علی رضی سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے پہلے بیٹے سے ہونگا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی ماہ میں صلح بنا دے گا یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جہاں وہ پہلے نہیں سکتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

(۱) ایضا ج ۷ ص ۲۱۷

(۲) الامام ابو بکر عبد قلہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی مولاهم الکوفی ولد سنة ۱۵۹ وتوفي سنة ۲۲۵ هـ. حافظ الحديث له فيه كتب منها المسند والمصنف جمع فيه الاحاديث على طريقة المحدثين بالاستناد وفتوى القلعين وقول الصحابة مرتبا على الكتب والابواب على ترتيب الفقه وهو اكبر من مصنف عبد الرزاق بن همام وثقة (الاعلام للزركلي ج ۱ ص ۱۱۷ و ۱۱۸) والمستطرفة للكتاني ص ۲۶.

(۳) الفضل بن دكين وهو لقب واسمه عمرو بن حماد بن زهير بن درهم التميمي مولى آل طلحة ابو نعم الملقب بالكوفي الاحول روى عنه البخاري فاكتر قال احمد ابو نعم صدوق ثقة موصع للحجة في الحديث وقال ابن سعد وكان ثقة عامونا كثير الحديث حجة الخ (تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۲۴۳-۲۴۸)

(۴) عمر بن سعد بن عبيد ابو داود الحضري الكوفي وحضر موصع بالكوفة قال ابن معين ثقة، قال ابو حاتم صدوق كان رجلا صالحا وقال الأجرى عن ابی داود كان جليلا جدا وقال ابن سعد كان نسكا زاهدا له فضل وثراؤه الخ تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۳۹۷-۳۹۸

(۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِيُّ ثَنَا مُجَاهِدٌ ثَنَا فُلَانٌ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُهْدِيَّ لَا يُخْرِجُ حَتَّى يُقْتَلَ النَّفْسُ الزُّكِيَّةُ فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزُّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَاتَى النَّاسَ الْمُهْدِيَّ فَرَفُوهُ كَمَا تُرْفُ الْمَرْوُوسُ إِلَى رَوْجِهَا لَيْلَةً حَرَمِيهَا وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَغَدَلًا وَيُخْرِجُ الْأَرْضَ ثَبَاتِهَا وَتَخْطُرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتَنْتَعِمُ أُنْبَى فِي وَلايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْتَعِمَهَا قَطُّ (۱)

أَقُولُ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ (۲) بْنُ نُمَيْرٍ فَهُوَ الْمُهَنْدِيُّ بْنُ الْخَارِثِيِّ الْكُوفِيُّ أَخْرَجَ لَهُ الْبَيْتُ وَثَنَا مُوسَى (۳) الْجُهَنِيُّ فَهُوَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَوَّابُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيُّ الْكُوفِيُّ وَثَقَّهُ أَخَذَ وَابْنُ مَعِينٍ

۳۶۔ امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا "نفس زکیہ" کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور انھیں دہلی کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور میری زمین کو بدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ ان کے زمانہ خلافت میں، زمین اپنی پیداوار کو آگاہ دے گی اور آسمان غیب سے گاہ اور ان کے دور خلافت میں امت اس قدر خوش حال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کسی نہ ملے گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

ایک نفس زکیہ محمد بن عبد اللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہیں جنھوں نے خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۳۵ھ میں فوج کیا تھا اور شہید ہوئے تھے۔ حدیث بالا میں مشہور نفس زکیہ سے مراد یہ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے بزرگ ہیں جو آخر زمانہ میں ہوں گے اور ان کی شہادت کے فوراً بعد مہدی کا ظہور ہوگا۔ شیخ محمد بن عبد الرسول الزرنجی نے اپنی مشہور تالیف "الاشاعة لاشرائط الساعة" میں یہ بات بصرحت تحریر کی ہے۔

السنجی صدوق . و قال الساجی لخصا وکان یقدم علی عثمان وکان احمد بن حنبل یقول هو خشبی (ای من الخشبۃ فرقۃ من الجہمیۃ) وقال الحداد قطبی فطر زافع ولم یحتاج بہ فیخاری الخ تہذیب قنہدیب ج ۸ ص ۲۷۰ - ۲۷۱.

(۲) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸.

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹ ہر من کلام الصنعبی ولكن له حکم المرفوع لانه

لا یعلم من قبل الراوی.

(۳۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يَوَاطِي لِسْمَهُ اسْمِي وَأَسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي الْخ (۱) أَقُولُ رَجُلًا هَذَا السَّيِّدُ كُلُّهُمْ رَجَالُ الصَّخَاخِ الْبَيْتُ غَيْرُ بَيْتِ فَاتَهُ لَمْ يَزِرْ عَنْهُ مُسْلِمٌ رَجَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَأَمَّا الْبَخَارِيُّ وَالْأَزْبَعَةُ فَقَدْ أَخْرَجُوا لَهُ وَثَقَهُ أَخَذَ وَابْنُ مَعِينٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ مَعْبُودٍ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَنْتَضِعُهُ (۲)

(۳۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي الْعَظْفَرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَأُ هَاغَدَلًا كَمَا مَلَأَتْ جُورًا (۳) أَقُولُ رَجُلًا هَذَا السَّيِّدُ كُلُّهُمْ رَجَالُ الصَّخَاخِ الْبَيْتُ غَيْرُ بَيْتِ فَاتَهُ لَمْ يَزِرْ عَنْهُ مُسْلِمٌ وَالْأَزْبَعَةُ خَلَا مُسْلِمٌ كَمَا نَزَرُ.

۳۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی ہیں) بھیجے گا جس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا۔ (یعنی اس کا نام بھی محمد بن عبد اللہ ہوگا۔) (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

۳۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر دنیا کامرے ایک دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی کو طویل اور دراز کر دے گا اور میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا کرے گا جو دنیا کو بدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸.

(۲) فطر بن دکنی الثوری المخرومی مولاهم یرو بکر الخیاط الکوفی قبل الاسام احمد بن

حنبل ثقة صالح الحدیث وقال احمد کان عبد بنی بن سعید ثقة قال ابن ابی خریصہ عن ابن معین ثقة

وقال المعلى کوهن مع حسن الحدیث وکان غیه تتبع قبل وقال یرو حاتم صالح الحدیث وقيل یرو دود

عن احمد بن یونس کما یرو علی فطر ورو مطروح لا ینکث معه وقال النسائی لا یکن به وقال

فی موضع آخر ثقة یحفظ کتب وقال ابن سعد کان ثقة فشاء الله ومن الناس من ینتضعه وقال



ذنب (۱) فهو محمد بن عبد الرحمن بن العشرة بن الحارث بن ابي ذئب القرشي العامري من أئمة  
الدين أحد الأعلام أخرج له السنة قال أحمد يشبه بآبئ المسيب وهو اصيل وأورع وأقوم بالحق من  
مالمب وما سعيه بن سبأ (۲) فهو النصارى الرزمي أخرج له أبو داود والترمذي والنسائي والبخاري  
في آخره أقره وقال النسائي ثقة وذكره ابن حبان في الثقات وقال البرقاني عن الدار قطن ثقة وقال  
الحاكم تايبي معروف وقال الأزرقي ضعيف الخ

وهذا ما وجدناه بخط الشيخ لمدني قدس سره وقد اطلعت على طائفة من الأحاديث  
الصحيحة الواردة في ذكر المحدثي فأوردتها تامة ونعمتها للمائدة وإليكم تلك الأحاديث.

**تشریح** مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک اہل حبشہ تم سے جنگ نہ کریں تم بھی ان سے ملو کیونکہ خاتمہ  
کعبہ کا خزانہ وہ چھوٹی پنڈلیوں والے مکانے گا۔ اس مضمون کی دیگر صحیح حدیثیں بھی موجود ہیں حضرت شاہ  
رفیع الدین دہلوی قدس سرہ اپنے رسالہ ”قیامت نامہ“ میں لکھتے ہیں کہ جب سارے ایمان دار جا  
ئے اٹھ جائیں گے، تو حبشیوں کی چڑھائی ہوگی اور ان کی سلطنت ساری روئے زمین پر پھیل جائے  
گی۔ وہ کعبہ کو ڈھا ڈالیں گے اور حج موقوف ہو جائے گا

(ترجمہ قیامت نامہ ص ۲۲ از مولانا محمد ابراہیم دانا پوری)

فی الثقات وذكره ابن شاهين في الثقات (تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۱۳۰ - ۱۳۱).

(۲) اما مجاهد، فهو مجاهد بن جبر اسم مشهور من كبار التابعين قبل الهجرت لجمعت الامة  
على امامة مجاهد ولا يحتاج به (تهذيب التهذيب ج ۱۰ ص ۴۸ - ۵۰)

(۳) مصنف ابن أبي شيبة ج ۱ ص ۵۳.  
(۴) يزيد بن هارون بن وادي ويقل راد بن ثابت السلمي مولا هم أبو خالد الواسطي أحد  
الأعلام الحديث المشهور قبل أصله من بخاري قال أحمد كل حافظ للحديث وقال ابن أبي شيبة  
أحفظ منه وقال ابن مسعود ثقة وقال العجلي ثقة ثبت وقال أبو حاتم ثقة له صروف لا يمسك عن  
ملكه (تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۳۲۱ - ۳۲۳)

(۱) ابن أبي شيبة فهو محمد بن عبد الرحمن بن العشرة بن الحارث بن ابي ذئب القرشي  
العامري وهو الحديث المسمى قال أحمد صدوق فصل من مالك الا مالكا انه ثقة للرجال منه وقال  
ابن مسعود ابن أبي ذئب ثقة وكل من روى عنه ابن أبي ذئب ثقة الا ما جابر التيممسي وكل من روى  
عنه مالك ثقة الا عبد الكريم ابن امية وقال ابن حبان في الثقات كل من سواه أهل الحديث وصالحهم  
وكان لقرن ابن رمله للحق (تهذيب التهذيب ج ۹ ص ۲۷۰ - ۲۷۱)

(۱) محمد بن سفيان الانصاري الرزمي مولا هم المسمى (تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۱۰ وقال  
ابن أبي شيبة في التقریب محمد بن سفيان الانصاري الرزمي مولا هم المسمى ثقة ثم يصب الأزرقي في  
مصنفه في الثالثة (۲۳۸ طبع في بيروت ۱۴۰۸ هـ).

والنسائي وقال أبو حاتم لا بأس به ثقة صالح أخرج له مسلم والترمذي والنسائي وابن ماجة وأما  
عمر (۱) بن قيس الماصري فهو الكوفي وثقة ابن معين وأبو حاتم وأبو داود رحمهم الله تعالى أخرج له  
أبو داود والبخاري في اللدب المفرد ذكره ابن حبان في الثقات وذكره ابن شاهين في الثقات قال قال  
أحمد بن صالح يعني المصري عمر بن قيس ثقة وأما مجاهد (۲) فهو امام مشهور أخرج له الأئمة السنة  
وغيرهم فالماصل ان الرواية صحيحة ورجالها كلهم موثقون والله اعلم

(۳۷) حدثنا يزيد بن هارون نا ابن أبي ذئب عن سعيد بن مسكان قال  
سمعت أبا هريرة يخبر أبا قتادة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يبيع  
للرجل بين الركن والمقام ولئن يستحل البيت إلا أهله فبدا استحلوه فلا تسئل عن  
هلكة العرب ثم تأتي الحبشة فيخربون خرابا لا يعمر بعده أبدا وهم الذين يستخرجون  
كنزاه (۳)

اقول اما يزيد (۴) بن هارون فهو السلمي أبو خالد الواسطي أحد الأعلام الحفاظ  
المشاهير روى عنه السنة قال أحمد كان حافظا متبنا وقال أبو حاتم إمام لا يسئل عن مثله وأما ابن أبي

۳۷۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص زمین  
مردی سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور کعبہ کی حرمت و عظمت اس کے  
اہل ہی پر پامال کریں گے اور جب اس کی حرمت پامال کر دی جائے گی تو پھر عرب کی تباہی کا حال مت پرچھو  
یعنی ان پر اس قدر تباہی آئے گی جو بیان سے باہر ہے پھر حبشی چڑھائی کر دیں گے اور مکر مسئلہ کو  
بالکل ویران کر دیں گے اور یہی کعبہ کے مدفون خزانہ کو نکالیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۱۵۹)

(۲) احمد قال بن نمير المحدثي تبارني أبو هشام الكوفي ثقة صاحب حديث من أهل السنة من  
كبار القسمة الخ (تقریب ص ۱۱۱ وحلاصة التهذيب ص ۱۱۷ وقال العجلي ثقة صالح الحديث  
صاحب سنة وقال ابن سعد كل ثقة كثير الحديث صدوق تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۵۲ - ۵۳).

(۳) موسى الجهدي فهو موسى بن عبد الله ويقال ابن عبد الرحمن الجهدي أبو سلمة الكوفي ثقة  
عابد لم يصح ان يقطن طبرستان (التقریب ص ۲۵۷) وثقة القسطنطين وقال العجلي ثقة في علاقه  
التبويخ وقال أبو زرعة صالح وذكره ابن حبان في الثقات وقال ابن سعد كل ثقة قول الحديث  
(تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۳۱۶).

(۱) عمر بن قيس الماصري بن ابي سلم الكوفي أبو المصباح مولى ثوبان قال ابن معين وهو حاتم  
ثقة وقال الأزرقي محل أبو داود عن عمر بن قيس قال من الثقات وله شهر ولونق وذكره ابن حبان

قَالَ وَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَى صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا، إِنْ  
بِمُضْكُمْ عَلَى بَعْضِ أَمْرَاءِ تَكْرِيمَةِ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ (أَخْرَجَهُ الْإِسْلَامُ مُسْلِمًا فِي صَحِيحِهِ ج ۱  
ص ۸۷)

(۳) وَ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ أَتَهْدِي تَعَالَى صَلِّ  
لَنَا، الْحَدِيثُ ذَكَرَهُ الشَّيْخُ أَبُو الْقَاسِمِ فِي الْمَنَارِ الْخَيْفِ (۱۴۷) وَعَزَاهُ لِلْحَافِظِ ابْنِ أَبِي  
أُسَامَةَ فِي مُسْنَدِهِ وَقَالَ وَ هَذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ.

أَقُولُ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ هُوَ الْإِسْلَامُ الْحَافِظُ أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ أُسَامَةَ النَّجَاشِيِّ  
الْبَغْدَادِيِّ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ (الْمُسَوَّى ۱۲۸۲) (۱) وَ أَمَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ فَهُوَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَعْقِلٍ بْنِ مُنْبِهٍ أَبُو هِشَامٍ الصُّنْعَانِيُّ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ وَ ابْنُ عَاجَةَ فِي  
تَفْسِيرِهِ (۲) وَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلٍ فَهُوَ ابْنُ عَقِيلٍ بْنِ مَعْقِلٍ الصُّنْعَانِيُّ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ (۳) وَ أَمَّا عَقِيلُ

تشریح: مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں  
گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے، بلکہ امت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے  
چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابو الحسین آبرو لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث  
متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔

(فتح الباری ج ۶ ص ۳۹۳)

۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم  
علیہ السلام (آسمان سے) آئیں گے تو امت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا آگے تشریف لائیے  
اور نماز پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے۔ اس فضیلت کی  
بنار پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مرحمت فرمائی ہے۔ (المنار الخیف ص ۱۳۷ بحوالہ مستدراک اسلام)

(۱) الزمعة المستطرفة ص ۵۶.

(۲) تفریب التہذیب ص ۸.

(۳) لمصا ص ۹۶.

## الذیل والاستدراک

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ  
أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فَيُكَلِّمُكُمْ وَأَمَامُكُمْ مِنْكُمْ (۱) رَوَاهُ الْإِسْلَامُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي  
كِتَابِ الْآتِيَاءِ، بَابُ نَزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (ج ۱، ص ۴۹۰)

(۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ

۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا اس وقت  
خوشی ہے کیا حال ہو گا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے آئیں گے اور تمہارا امام تمہیں  
میں سے ہو گا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰)

۲: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے  
سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت قیامت کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کھڑی رہے گی۔ حضرت  
جابرؓ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپؐ نے فرمایا آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے آئیں  
گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے (اس کے جواب میں  
عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے) اس وقت امت نہیں کروں گا۔ تمہارا بعض بعض پر امیر ہے (یعنی  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امت سے انکار فرمادیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر  
جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مرحمت فرمائی ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۴)

(۱) إمامکم منکم معناه یصلی (ای عیسی علیہ السلام) معکم بالجماعة والاسلام من هذه الامة  
(عمدة القاری ج ۱ ص ۱۰) وقال ملا علی القاری والحاصل ان امامکم واحد منکم یصلی علیہ  
السلام (مرواة شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۲) وقال الحافظ ابن حجر فل یو الحسین الخسعی الأندلسی  
فی مناقب الشافعی تواترت الاخبار بان المهدي من هذه الامة ویصلی علیہ السلام یصلی خلفه (فتح  
الباری ج ۱ ص ۱۲۲)



(رواہ الحاکم فی المستدرک وقال هذا حدیث صحیح الإسناد ولم یخرجاه۔ وقال الشیخ الذہبی فی تلخیصہ هو علی شرط مسلم) (۱) لیتقدم إمامکم فلیصل بکم والامام جئید هو المہدی کما جاء التصريح فی الحدیث رقم ۴۰۔

(۵) وعن ابن ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تنعم امنی فی زمن المہدی نعمة لم یتنعموا قط ویرسل السماء علیہم مذارا ولا تدع الارض شیئا من نباتها الا اخرجته اوزده الہیثمی فی مجمع الزوائد وقال اخرجہ الطبرانی فی الأوسط ورجاله یقات (۲)۔

(۶) عن ابن امانة الباہلی رضی اللہ عنہ مرفوعا فقالت أم شریک بنت ابی العکر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاین الغرب یومئذ؟ قال هم یومئذ قلیل وجلہم

۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی کے زمانے میں میری امت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحال سے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت) بارشیں ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اگا دے گی۔ (مجمع الزوائد ج ۱، ص ۳۱۷)

۶: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام دامیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں۔ عیسیٰ علیہ السلام امام کے منڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کسی گئی ہے تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔ (سنن ابن ماجہ ۳۸۰۳۷)

(۱) المستدرک ج ۱ ص ۵۳۰۔

(۲) مجمع الزوائد ج ۲ ص ۲۱۷۔

فہو ابن مقبل بن منبہ التیامی ابن اخ وھب بن منبہ صدوق اخرج له ابو داود (۱) واما وھب فہو ابن منبہ بن کامل التیامی ابو عبد اللہ الایناوی (یفتح الحمزۃ و سکون الفوخدة بضمہ نوون) ثقة اخرج له اصحاب السنۃ سوی ابن ماجہ وھو اخرج له ایضا فی تفسیرہ (۲) فالحاصل اسناد هذا الحدیث جئید کما قال الشیخ ابن قیمر وقد صرح فیہ وصف التامیر المذكور بانہ المہدی فیکون هذا الحدیث مقبرا للامراء بهذا الحدیث الذی اوردہ البخاری ومسلم فتنہ۔

(۴) وعن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فی حفۃ من الذین و ذکر الدجال ثم قال ثم ینزل عیسی ابن مریم علیہ السلام فینادی من السحر فیکول یا ایھا الناس ما یمنعکم ان تخرجوا الی هذا الکذاب الخبیث فیکولون هذا رجل جئی فیتطلبون فاذا هم بعیسی ابن مریم علیہ السلام فتقام الصلوۃ فیقال له تقدم یاروح اللہ فیکول لیتقدم إمامکم فلیصل بکم فاذا صلوا صلوۃ الصبح اخرجوا الیہ قال فحين یراء الکذاب ینثا کما ینثا الملع فی الماء

تشریح: اس حدیث میں امام کے بارے میں تصریح آگئی کہ وہ خلیفہ مہدی ہوں گے۔ لہذا بڑی شریف و مسلم شریف کی مذکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی ہی ہیں۔ ۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کے کمزور ہو جانے کی حالت میں دجال اگلے گلا اور وہاں سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا بعد ازاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور بوقت سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) کوازدیں گے کہ اے مسلمانوں تمہیں اس جھوٹے نبی سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جناس ہے۔ پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو انھیں عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے۔ پھر نماز فجر کے لیے اقامت ہوگی تو ان کا امیر کہے گا اے روح اللہ امامت کے واسطے آگے تشریف لائیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں، دجال سے مقابلہ کے لیے نکلیں گے۔ دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو (مارے خون کے) نمک کے پھینکے کی طرح گھٹنے لگے گا۔

(۱) لصاح ص ۳۹۶۔

(۲) لصاح ص ۵۸۵۔

أَهْلَ الشَّامِ وَلَكِنْ سُبُوا شَرَارَهُمْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْإِبْدَالَ يُوشِكُ أَنْ يُرْسَلَ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ سَيْبٌ مِنَ السَّيَاءِ فَيُغْرِقُ جَمَاعَتَهُمْ حَتَّى لَوْ قَاتَلْتَهُمُ الشَّعَالِبُ غَلَبَتْهُمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ خَارِجٌ مِنَ أَهْلِ بَيْتِي فِي ثَلَاثِ رَايَاتٍ الْمَكْبُورُ يَقُولُ هُمْ خَمْسَةُ عَشَرَ أَلْفًا وَالْمَقْلِلُ يَقُولُ اثْنَا عَشَرَ، أَمَّا رَأَيْتُمْ أَمْتُ أَمْتُ يَلْقَوْنَ سَبْعَ رَايَاتٍ تَحْتَ كُلِّ رَايَةٍ رَجُلٌ يَطْلُبُ الْمَلِكَ فَيَقْتُلُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا وَيُرْدُ اللَّهُ إِلَى الْمُسْلِمِينَ الْفَتْهَ وَنَعِيمَهُمْ وَقَاصِيَهُمْ وَذَانِيَهُمْ.

قال الشيخ الهيثبي أخرجه الطبراني في المعجم وفي ابن خزيمة وفي ابن أبي شيبة وفي ابن ماجه وفي ابن جرير وفي ابن عساکر وفي المستدرک وقال صحيح الإسناد ولم يخرجه في أقره الذهب وفي رواية ثم يظهر الهاشمي فيرد الله الناس الفتنهم وليس في هذا الطريق ابن خزيمة وهو اسناد صحيح كما ذكر (۱).

۱۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے۔ (یعنی فتنوں کی کثرت و شدت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے)۔ لہذا تم لوگ اہل شام کو برا بھلا مت کہو بلکہ ان میں جو بڑے لوگ ہیں ان کو برا بھلا کہو اس لیے کہ اہل شام میں اولیاء بھی ہیں۔ عنقریب اہل شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یعنی آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی جو سیلاب کی شکل اختیار کر لے گی) جو ان کی جماعت کو غرق کر دے گا۔ (اس سیلاب کی بنا پر ان کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ اگر ان پر لومڑی حملہ کر دے تو وہ بھی غالب ہو جائے گی۔ اسی (انسانی) فتنہ و ضعف کے زمانہ میں) میرے اہل بیت سے ایک شخص (یعنی مدی) تین جھنڈوں میں ظاہر ہوگا (یعنی ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا) اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتائے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے اور کم بتائے والے اسے بارہ ہزار بتائیں گے۔ اس لشکر کا علامتی کلمہ امت امت ہوگا۔ (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ امت امت کہیں گے تاکہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے) عام بلاد پر جنگوں کے موقع پر اس طرح کے الفاظ باجم طے کر لیے جاتے تھے۔ بطور خاص شب خون کے

بیت المقدس و إمامهم رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّيَ بِهِمُ الصُّبْحَ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمُ ابْنُ مَرْزُومٍ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْفَقْهَرَى لِيَتَقَدَّمَ عَيْسَى ابْنُ مَرْزُومٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عَيْسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ تَقَدَّمَ فَضَلْ فَإِنَّهَا لَكَ أَقْبَضَتْ فَيُصَلِّيَ بِهِمُ أَمَامَهُمُ الْحَدِيثُ.

رواه الحافظ ابن عساکر القزويني وذكره المحدث الكشميري في كتابه التصريح ص ۱۴۲ و عزاء الى ابن عساکر (۱) و قال اسناده قوى و اما في الحديث و امامهم رَجُلٌ صَالِحٌ فالمراد به المهدي كما جاء التصريح به في الحديث الذي مر سابقا تحت رقم (۱۱).

(۷) و عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا وَيَنْزِلُ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ ضُلُوعِ الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَهُ أَمِيرُهُمْ يَا رُوحَ اللَّهِ تَقَدَّمَ صَلِّ فَيَقُولُ هَذِهِ أَلَا أَمْرَاءُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَيَتَقَدَّمُ أَمِيرُهُمْ فَيُصَلِّي. الْحَدِيثُ.

رواه الحاكم في المستدرک و صححه و أورده الشيخ الهيثبي في مجمع الزوائد عن أحمد و الطبراني ثم قال وفيه علي بن زيد وفيه ضعف و قد وثق و يفتي رجالها رجال الصحيح (۲).

(۸) و عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فِتْنَةٌ يَحْصُلُ النَّاسُ فِيهَا كَمَا يَحْصُلُ الذَّهَبُ فِي الْمَعْدِنِ فَلَا تُسَبُّوا

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نماز فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امام ان سے عرض کرے گا۔ اے روح اللہ آگے تشریف لائے، نماز پڑھائیے، تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ اس امت کا بعض بعض پر امیر ہے تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔

المستدرک ج ۳ ص ۸۷ و مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۴۲ (۲) تشریح: عیسیٰ علیہ السلام اس دن کی نماز فجر اس وقت کے امام کی اقتدار میں ادا کریں گے۔

اس کے بعد پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی امامت کے فرائض انجام دیں گے جیسا کہ دیگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔

(۱) حر من مباحہ فی حبیب طویل ص ۳۰۷، ۳۰۸.

(۲) المستدرک ج ۱ ص ۱۷۸ و مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۴۲.

(۱) مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷ و المستدرک ج ۱ ص ۵۵۳.



## ماہنامہ اولاک ملتان

ماہنامہ اولاک ملتان کا شمار ملک کے بہترین ماہناموں میں ہوتا ہے۔

سے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

ماہنامہ اولاک کی ترقیاتی کامیابیوں کا جائزہ لیتے ہوئے قارئین کی خدمت کے  
ذرا بات : ماہنامہ اولاک کی سرگرمیاں : قارئین کی خدمت کے لیے ہر ماہ علمی مضامین :  
اصلاحی مقالہ جات : امت مسلمہ کی رہنمائی : مجاہدین شہیدوں کے تذکرے :  
قادیانیت پر نئے نئے دلائل و نمائندوں کے ایمان پر درحالات و واقعات :  
خطوط ویاذکار تقاریر : جماد آفریں حقائق افراد معلومات کا مہینہ گذشتہ : ۳۸ صفحات  
: رتھیں اثر پیچ کاٹا لیں : مہینہ زکات : ہر ماہ علم و حکمت :  
ان تمام تر خوبیوں کے باوجود سالانہ چندہ صرفہ روپیہ 100 سے لے کر ایک لاکھ تک کی  
جاری نہیں ہوتی۔ ایجنسی ہونڈر حضرات کو 35 کمیشن دیا جاتا ہے۔ پرچہ دہی کی نہیں کیا جاتا۔ ہفتگی  
100 روپیہ سالانہ خریداری کا مہینہ آرڈر کر کے ہر ماہ گھر بیٹھے ڈاک سے پرچہ منگوا لیا جاسکتا ہے۔

## رقوم بھیجنے کے لئے پتہ :

ماہنامہ اولاک دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضور ی پانچ روڈ ملتان

فون نمبر 514122

(نوٹ) ماہنامہ اولاک تحفظ ختم نبوت کا سالانہ روزہ ترمیم ختم نبوت کراچی سے  
شائع ہوتا ہے۔ ہر اس وقت پاکستان کے کوئی جرائد و رسائل کا بہترین نمونہ ہے۔ اس کا ہر سالانہ  
ازدہائی صدر روپیہ 250 سے زائد ملانے کی توفیق دیتا ہے۔ خط و کتابت کے لئے سرکار کی  
فیور پختہ روزہ ختم نبوت سے رجوع کریں۔

مسجد بالرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی : فون نمبر 778039

(۹) وعن أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت سمعت رسول الله  
صلى الله عليه وسلم يذكر المهدي فقال هو حق وهو من بني فاطمة

رواه الحاكم في المستدرک من طريق علي بن نفيل عن سعيد بن المسيب عن أم سلمة وسكت  
وأيضا عنه الإمام الذهبي (۱) و أورده الثواب صديق حسن خان الفتوحی فی الاداعۃ وقال  
صحيح (۲)

قدّم التعلیق والتحفیز والتبذیر بعمون الله عزّ وجلّ علی يد العاجز حنیب الرحمن القاسمی  
فی ۱۲ ربيع الثانی ۱۴۱۱ھ ولله الحمد أولاً وآخراً وصلى الله على النبي الأتم حاتم النبیل  
والترسلین.

موقعوں پر اس اصطلاح کا استعمال اہم سمجھا جاتا تھا تاکہ لاطینی میں اپنے آدمی کے ہاتھوں اپنا ہی  
آدمی نہ مار دیا جائے۔ ویسے امت امت کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ دشمنوں کو موت دے یا اے  
مسلمانو! دشمنوں کو مارو، مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر ہے ہر مقابل ہر گاہ ہریرے  
ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سربراہ ملک و سلطنت کا غالب ہوگا۔ یعنی یہ لوگ ملک و سلطنت  
حاصل کرنے کی غرض سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے، اللہ تعالیٰ ان سب کو مسلمانوں کے لشکر کے  
ہاتھوں ہلاک کر دے گا، نیز اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی بھانگت و الفت و نعمت و  
آسودگی لٹا دے گا اور ان کے قریب و دور کو جمع کر دے گا۔

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷ المستدرک ج ۳ ص ۵۵۳)

۹ : ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدی کا  
ذکر کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا مدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ ظالم  
رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔  
(المستدرک ج ۳ ص ۵۵۷)

(۱) مستدرک ج ۱ ص ۵۵۷

(۲) الاداعۃ لما کلّ ویحی من یدى الساعة ص ۶۰ مطبوعۃ المدینۃ مریہ ۱۴۱۱ھ

